نفسیاتی صفات میں تغایُر

5278CH01

1

اس باب کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ان نفسیاتی صفات کو سمجھ سکیں جن کی بنیاد پر لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں،
- مختلف طریقۂ کار کے بارے میں جان لیں گے جن کا استعمال نفسیاتی صفات کے جائزے کے لیے کیا جاتا ہے،
- ذہین کردار کی تشکیل کی وضاحت کر سکیں،
- یہ جان سکیں گے کہ ماہرین نفسیات ذہنی طور پر کمزور اور قابل افراد کی تشخیص کے لیے ذہانت کا تعین کیسے کرتے ہیں،
- یہ سمجھ سکیں گے کہ مختلف ثقافتوں میں ذہانت کے مفہوم کس طرح بدل جاتے ہیں، ذہانت اور صلاحیت کے مابین فرق کو سمجھ لیں گے۔

© NCERT not to be republished

مشمولات

تعارف
انسانی تفاعل میں انفرادی فرق
نفسیاتی صفات کا جائزہ
ذہانت
ذہانت کے نظریات
ذہانت کا تعددی نظریہ
ذہانت کا سہ رخی نظریہ
منصوبہ بندی، توجہ، بیداری اور ذہانت کا ہمہ وقتی، تواتری ماڈل
ذہانت میں انفرادی فرق
ذہانت کے تغیرات
ذہانتی آزمائشوں کے کچھ غلط استعمال (باکس 1.1)
ثقافت اور ذہانت
جذباتی ذہانت
جذباتی طور پر ذہین اشخاص کی خصوصیات (باکس 1.2)
مخصوص قابلیتیں
استعداد: نوعیت اور پیمائش
تخلیقیت

کلیدی اصطلاحات
خلاصہ
اعادہ کے سوالات
پروجکٹ کی تجاویز
ویب لنکس
تعلیماتی اشارات

تعارف

اگر آپ اپنے دوستوں، ہم درجہ ساتھیوں یارشتہ داروں کا مشاہدہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ وہ کس طرح اپنے ادراک ،آموزش اورتفکیر کے طور طریقہ میں ،اس کے ساتھ ہی ساتھ مختلف مفوضہ کاموں پر اپنی کارگذاری میں ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں ۔اس طرح کے انفرادی فرق زندگی کے ہر شعبہ میں دیکھے جا سکتے ہیں ۔یہ تو واضح ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں ۔ گیارھویں کلاس میں آپ ان نفسیاتی اصولوں کے بارے میں جو انسانی کردار کی تفہیم میں نافذ ہوتے ہیں ۔آموزش کر چکے ہیں ۔ہمیں یہ بھی جاننے کی ضرورت ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے مختلف کیسے ہوتے ہیں ۔ان میں یہ فرق کن وجوہات سے آتا ہے اور ان تفرقات کا جائزہ کیسے لیا جاسکتا ہے ۔آپ محسوس کریں گے کہ گالٹن کے وقت سے ہی انسانی تفرق کے مطالعہ سے جدید نفسیات کا ایک خاص تعلق رہا ہے ۔اس باب میں انسانی تفرق کی کچھ بنیادی باتوں سے آپ کا تعارف کرایا جائے گا ۔

ذہانت سب سے زیادہ مقبول اور عمومی نفسیاتی صفات میں سے ایک صفت ہے جس میں ماہرین نفسیات کی دلچسپی ہمیشہ سے رہی ہے ۔پیچیدہ تصورات کی تفہیم کی قابلیت ،ماحول کے ساتھ تطابق ،تجربہ سے آموزش ،مختلف اقسام کے استدلال میں مشغول ہونے اور رکاوٹوں کو دور کرنے کے معاملے میں افراد ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں ۔اس باب میں آپ ذہانت کی نوعیت ،ذہانت کی تبدیل ہورہی تعریفیں ،ذہانت میں ثقافتی اختلافات ،افراد کی دانش ورانہ اہلیتوں میں تغیرات مخصوص قابلیتوں یا استعدادوں کا مطالعہ کریں گے ۔

انسانی تفاعل میں انفرادی فرق

انفرادی تغائر تمام انواع میں مشترکہ ہوتے ہیں۔تغائر سے کائنات میں حسن اور رنگ آتا ہے۔ایک لمحہ کے لیے اپنے اردگرد ایسے ماحول کا تصور کیجیے جہاں ہر ایک شئے ایک ہی رنگ جیسے لال، نیلی یا ہری رنگ کی ہی ہو۔ایسا ماحول آپ کو کیسا لگے گا؟ یقیناً خوبصورت نہیں لگے گا۔کیا آپ ایسے ماحول میں رہنا پسند کریں گے؟ زیادہ امکان یہ ہے کہ آپ کا جواب 'نہیں' میں ہوگا۔اشیا کی طرح لوگوں کے اندر بھی مختلف امتیازی اوصاف کے مجموعے ہوتے ہیں۔

غیر یکسانیت کائنات کی ایک حقیقت ہے،اورافراد بھی اس سے الگ نہیں ہیں۔وہ جسمانی خصوصیات جیسے،قد،وزن،طاقت، بالوں کے رنگ وغیرہ کے معاملے میں انحراف کرتے ہیں۔وہ نفسیاتی ابعاد میں بھی انحراف کرتے ہیں۔وہ یا تو ذہین ہو سکتے ہیں یا کند ذہن، غالب ہو سکتے ہیں یا مطیع تخلیقی ہو سکتے ہیں یا تخلیقی نہیں ہو سکتے ہیں، سبقت لینے والے ہو سکتے ہیں یا کنارہ کشی اختیار کرنے والے ہو سکتے ہیں،وغیرہ وغیرہ۔متغیرات کی یہ فہرست لامحدود ہو سکتی ہے۔کسی فرد کے اندر مختلف خصائص الگ الگ مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔اس طرح ہم میں سے ہر ایک شخص منفرد ہے کیونکہ وہ

© NCERT not to be republished

مختلف خصائص کا ایک مخصوص مجموعہ ہوتا ہے۔ یہاں آپ یہ سوال اٹھانا پسند کریں گے کہ لوگ کیوں اور کیسے مختلف ہوتے ہیں۔ درحقیقت یہی، انفرادی فرق کے مطالعہ کا موضوع ہے۔ ماہرین نفسیات کے لیے انفرادی فرق سے مراد لوگوں کی خصوصیات اور طرز کردار کے مابین فرق اور امتیاز کرنا ہوتا ہے۔

کچھ ماہرین نفسیات اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ ہمارے کردار ہماری شخصی خصوصیات سے متاثر ہوتے ہیں۔ جب کہ دیگر ماہر نفسیات اس نظریہ کے حامل ہیں کہ موقفی عوامل یعنی موقف اور حادثات جن کا سامنا جو شخص کرتا ہے، اس کے کردار پر اثر انداز ہوتے ہیں، کوئی شخص جو عام طور پر جارحانہ رویہ کا حامل ہوتا ہے اعلیٰ حاکم کی موجودگی میں اطاعتی انداز میں برتاؤ کرنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی موقفی اثرات اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ الگ الگ شخصیتی خاصّہ والے افراد بھی تقریباً یکساں طور پر ردعمل کرتے ہیں۔ موقفی تناظری نظریات انسانی کردار کو نسبتاً زیادہ خارجی عوامل کے نتیجے کے طور پر دیکھتے ہیں۔

نفسیاتی صفات کا جائزہ

نفسیاتی صفات آسان اور سہل مظاہر جیسی مہیج کے ردِعمل میں لیا گیا وقت یعنی وقفہ ردعمل اور اعلیٰ کائناتی تصور، جیسے خوشی میں شامل ہوتے ہیں۔ نفسیاتی صفات جن کا جائزہ لیا جاسکتا ہے، ان کا شمار اور تصریح مشکل ہے۔ کسی بھی نفسیاتی صفت کی تفہیم میں اس کا جائزہ لیا جانا اولین مرحلہ ہوتا ہے۔ جائزہ لینے سے مراد افراد کی نفسیاتی صفات کی پیمائش اور ان کے اندازہ قدر سے ہے جس کے تحت پیدائش کے لیے مخصوص معیاروں کے ضمن میں تعددی طریقوں کا اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی شخص کے اندر کوئی صفت موجود ہے یہ اس وقت کہا جاسکتا ہے جب اس کی پیمائش سائنٹفک طریقوں کے ذریعہ کی جاسکے۔ مثال کے طور پر جب ہم کہتے ہیں کہ ہریش غالب ہے تو اس سے ہمارا مطلب ہریش کے غلبہ کے درجہ سے ہے۔ یہ بیان اس کے ''غالب'' ہونے کے میں بارے میں ہمارے اپنے جائزہ پر مبنی ہے۔ ہمارا جائزہ باضابطہ ہوسکتا ہے۔ یا پھر بے ضابطہ، رسمی یا باضابطہ جائزہ معروضی، معیار بند اور منظّم ہوتا ہے، جب کہ دوسری جانب الگ الگ معاملوں میں اور مختلف تشخیص کنندگان کے ذریعہ لیے جانے والے غیر رسمی جائزے میں کافی فرق پایا جاتا ہے اور اس لیے یہ موضوعی وضاحتوں کے لیے کھلا ہوتا ہے۔ ماہرین نفسیات نفسیاتی صفات کا رسمی جائزہ لینے کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔

ایک بار جائزہ لے لینے کے بعد ہم اس سے حاصل معلومات کا استعمال اس بات کی پیشین گوئی کرنے کے لیے کر سکتے ہیں کہ ہریش کا کردار مستقبل میں کیا ہوگا۔ ہم یہ پیشین گوئی کر سکتے ہیں کہ اگر ہریش کو کسی جماعت (ٹیم) کی رہبری کرنے کا موقعہ دیا جائے تو قوی امید ہے کہ وہ ایک کامیاب قائد ہوگا۔ اگر پیشین گوئی کے بعد کا نتیجہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں تو ہمیں جائزے کی غرض سے ہریش کے کردار میں تبدیلی لانے کے لیے مداخلت کرنی ہوگی۔

جائزے کے لیے انتخاب کی جانے والی صفت کا انحصار ہمارے مقصد پر ہوتا ہے۔ ایک کمزور طالب علم کی امتحانات میں کارکردگی کو بہتر بنانے کے خیال سے ہمیں اس کی ذہنی خوبیوں اور کمزوریوں کا جائزہ لینا ہوگا۔ اگر کوئی شخص اپنے کنبہ اور پڑوس کے ساتھ سازگار زندگی گذارنے میں ناکام رہتا ہے تو ہم اس کی شخصیتی خصوصیات کا جائزہ لینے کے بارے میں غور کر سکتے ہیں۔ ایک ایسے شخص کے لیے جسے کم ترغیب یا تحریک ملی ہو، ہم اس کی دلچسپیوں اور ترجیحات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ نفسیاتی جائزہ میں قابلیتوں، کرداروں اور افراد کی شخصی کیفیتوں کی پیمائش قدر کے لیے باضابطہ آزمائشی طریقۂ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔

نفسیاتی صفات کے کچھ میدان

نفسیاتی اوصاف خطی یا یک بعدی نہیں ہوتے۔ وہ پیچیدہ ہوتے ہیں اور ان کا اظہار ابعاد کے طور پر کیا جاتا ہے۔ ایک خط محض بہت سے نقطوں کا ایک مجموعہ ہے۔ ایک نقطہ جگہ نہیں گھیرتا۔ لیکن ایک صندوق کے بارے میں غور کیجیے۔ یہ

© NCERT not to be republished

جگہ گھیرتا ہے۔اس کی وضاحت تین ابعاد یعنی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی سے کی جاسکتی ہے۔اسی سے مماثل نفسیاتی اوصاف بھی ہوتے ہیں۔وہ عام طور پر کثیر الابعاد ہوتے ہیں،اگر آپ کسی شخص کا مکمل جائزہ لینا چاہتے ہیں۔تو مختلف میدانوں جیسے وقوفی، جذباتی، سماجی وغیرہ میں اس کے تفاعل کا جائزہ لیے جانے کی ضرورت ہوگی۔

اس باب میں ہم چند اہم اوصاف پر گفتگو کریں گے جن میں ماہرین نفسیات نے دلچسپی لی۔ان اوصاف کو نفسیاتی ادب میں استعمال کی گئی مختلف آزمائشوں کی اقسام کی بنیاد پر زمرہ بند کیا گیا ہے۔

1. **ذہانت:** ذہانت دنیا کی تفہیم حاصل کرنے، استدلالی تفکیر کرنے اور چیلنج سامنے آنے پر دستیاب وسائل کے موثر استعمال کرنے کی عالمگیری استعداد ہے۔نفسیاتی آزمائش کسی شخص کی عمومی وقوفی اہلیت بشمول اسکول کی تعلیم سے فائدہ اٹھانے کی قابلیت کی ایک مجموعی پیمائش مہیا کراتی ہیں۔ عام طور پر کم ذہانت والے طالب علم اسکول کے امتحانات میں بہتر نتائج لانے میں ناکام ہوتے ہیں،لیکن زندگی میں ان کی کامیابی کا تعلق صرف ان کی ذہانت کی آزمائش کی پیمائش کے ساتھ نہیں ہوتا ہے۔

2. **استعداد:** سے مراد کسی فرد کے اندر مہارتوں سے اکتساب کی قابلیت ہے۔استعداد آزمائشوں کا استعمال یہ پیشین گوئی کرنے کے لیے کیا جاتا ہے کہ کسی شخص کو مناسب ماحول اور تربیت دی جائے تو وہ کیا کچھ کرنے کے قابل ہوگا۔کوئی شخص جس کے اندر اعلیٰ میکانیکی استعداد ہے،مناسب تربیت سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے اور ایک اچھا انجینئر بن سکتا ہے۔اسی طرح سے ایک شخص کو جس کے اندر اعلیٰ لسانی استعداد ہے،ایک عمدہ مصنف بننے کے لیے تربیت دی جاسکتی ہے۔

3. **دلچسپی:** دیگر سرگرمیوں کی نسبت ایک یا زیادہ مخصوص سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لیے کسی فرد کی ترجیح ہے۔طلبہ کی دلچسپیوں کا جائزہ یہ طے کرنے میں مددگار ہوسکتا ہے کہ وہ کون سے مضامین یا کورسز کا انتخاب کرسکتے ہیں جن کا مطالعہ ان کے لیے خوشگوار اور تسکین بخش ہوگا۔ دلچسپیوں کی تفہیم اس طرح کے انتخاب کرنے میں جن سے زندگی میں آسودگی اور کاموں کی کارکردگی کو تقویت ملے مدد کرتی ہے۔

4. **شخصیت** سے مراد کسی شخص کی نسبتاً مستقل خصوصیات، جو کہ اسے دوسروں سے علیحدہ کرتی ہیں، شخصیتی آزمائشوں میں کسی فرد کی منفرد خصوصیات جیسے کیا کوئی شخص غالب ہے یا مطیع،سرگرم ہے یا پسپائی اختیار کرنے والا، موڈی ہے یا جذباتی طور پر مستحکم،وغیرہ کا جائزہ لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔شخصیت کا جائزہ کسی فرد کے کردار اور مستقبل میں اس کے کردار کی پیشین گوئی کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

5. **اقدار** کردار کے ایک مثالی طرز کے بارے میں پائیدار عقیدے ہیں۔ایک قدر رکھنے والا شخص زندگی میں اپنے افعال کی رہنمائی اور دوسروں کے بارے میں اپنی رائے قائم کرنے کے لیے ایک معیار ترتیب دیتا ہے۔قدر کے جائزہ میں ہم کسی شخص کی غالب قدروں (مثلاً سیاسی، مذہبی، سماجی، اقتصادی) کا تعین کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جائزہ کے طریقے

نفسیاتی جائزہ کے لیے بہت سے طریقوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ان میں سے کچھ طریقوں کے بارے میں آپ گیارھویں جماعت میں پڑھ چکے ہیں۔ آیئے ہم ان کی کلیدی خصوصیات کی بازیافت کریں۔

- **نفسیاتی آزمائش** کسی فرد کی ذہنی یا کرداری خصوصیات کی ایک معروضی اور معیار بند پیمائش ہے۔معروضی آزمائشوں کی تکمیل نفسیاتی صفات کے تمام ابعاد (مثلاً ذہانت، استعداد وغیرہ) جن کی وضاحت اوپر دی گئی ہے، کی پیمائش کے لیے کی گئی ہے۔ان آزمائشوں کا استعمال کلینکی تشخیص، رہنمائی، عملہ کا انتخاب، امداد ملازمت، اور تربیت کے مقاصد سے وسیع پیمانہ پر کیا گیا ہے۔معروضی آزمائشوں کے علاوہ ماہرین نفسیات نے کچھ اظلالی آزمائش بھی تیار کی ہیں جو مخصوص طور پر

© NCERT not to be republished

شخصیت کے جائزہ کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ باب 2 میں آپ ان کے بارے میں پڑھیں گے۔

- **انٹرویو** کے ذریعہ کسی شخص سے آمنے سامنے کی بنیاد پر معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ آپ اسے اس وقت دیکھ سکتے ہیں جب کوئی صلاح کار کسی گاہک(client) کے ساتھ تعامل کرتا ہے، کوئی سیلز مین گھر جا کر اپنے مخصوص پروڈکٹ کی افادیت کے بارے میں سروے کرتا ہے، کوئی آجر اپنی تنظیم کے لیے ملازمین کا انتخاب کرتا ہے، یا کوئی صحافی کسی اہم قومی یا بین الاقوامی مسئلہ پر اہم شخصیتوں کا انٹرویو لیتا ہے۔
- **کیس مطالعہ** فرد کے نفسیاتی اور طبعی ماحول کے سیاق میں اس کے نفسیاتی اوصاف خاص اور نفسیاتی تاریخ کے سلسلہ میں عمیق مطالعہ ہے۔ کیس مطالعات (مطالعہ معاملات) کا استعمال کلینکی ماہرین نفسیات کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر کیا جاتا ہے۔ عظیم شخصیات کی زندگیوں کا کیس تجزیہ ان لوگوں کے لیے بہت سودمند ہوسکتا ہے جو ان کی زندگی کے تجربات سے کچھ سیکھنا چاہتے ہیں۔ کیس مطالعہ مختلف طریقوں جیسے انٹرویو، مشاہدہ، سوالنامہ، نفسیاتی آزمائشیں وغیرہ سے جمع شدہ معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔
- **مشاہدہ** باضابطہ، منظّم اور معروضی طریقۂ کار کے ذریعے فطری طور پر حقیقی معنوں میں واقع ہونے والے کرداری مظاہر ریکارڈ کرنے کو کہتے ہیں۔ کچھ خاص چیزیں جیسے ماں اور بچے کے بیچ کے معاملات کو مشاہدہ کے ذریعہ بآسانی زیر مطالعہ لایا جاسکتا ہے۔ اس طرز مطالعہ میں سب سے بڑی کمی یہ ہے کہ اس میں مشاہد کا حالات پر بہت کم اختیار ہوتا ہے نتیجتاً رپورٹ مشاہد کی غلط فہمی کا شکار ہوسکتی ہے۔
- **خود رپورٹ** ایک ایسا طریقہ ہے جس میں کوئی شخص خود اپنے بارے میں یا اپنی رائے اور عقیدہ کے بارے میں حقیقی معلومات فراہم کرتا ہے ،اس طرح کی معلومات انٹرویو شیڈول یا سوالنامہ ،نفسیاتی آزمائش، یا ذاتی ڈائری کے استعمال کے ذریعہ فراہم کی جاسکتی ہیں۔

ذہانت Intelligence

ذہانت ایک کلیدی تصور ہے جس کا استعمال یہ جاننے کے لیے کیا جاتا ہے کہ افراد کیسے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ اس بات کی فہم بھی فراہم کرتا ہے کہ لوگ کس طرح سے اپنے ماحول کے مطابق اپنے کردار کو ڈھالتے ہیں۔ اس صیغہ میں ذہانت اور اس کی مختلف شکلوں کے بارے میں آپ مطالعہ کریں گے۔

ذہانت کا نفسیاتی تصور ذہانت کے عام مفہوم کے تصور سے بالکل مختلف ہے۔ اگر آپ کسی ذہین شخص کو دیکھیں تو اس کے اندر آپ ذہنی مستعدی، حاضر جوابی، تیز آموزش، تعلقات کو سمجھنے کی قابلیت جیسی صفات پائیں گے۔ آکسفورڈ لغت نے ذہانت کی وضاحت اِدراک کرنے، آموزش کرنے، فہم حاصل کرنے اور علم حاصل کرنے کی طاقت کے طور پر کیا ہے۔ ذہانت کے اولین نظریات میں بھی ان صفات کا استعمال ذہانت کی تعریف میں کیا گیا ہے۔ الفریڈ بینے ان اولین ماہرین نفسیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے ذہانت پر کام کیا ہے۔ انھوں نے ذہانت کی تعریف عمدہ فیصلہ، عمدہ فہم اور عمدہ استدلال کی قابلیت کی شکل میں کیا ہے۔ ویکشلر جن کی ذہنی آزمائشیں بہت وسیع پیمانہ پر استعمال کی جاتی ہیں، نے ذہانت کو اس کی تفاعلیت یعنی ماحول کے ساتھ ڈھل جانے کی صلاحیت کے طور پر واضح کیا ہے۔ انھوں نے اس کی تعریف استدلالی طور پر تفکیر کرنے، بامقصد فعل انجام دینے، اور اپنے ماحول کے ساتھ موثر طریقہ سے برتاؤ کرنے کی عالمگیری اور مجموعی استعداد کے طور پر کیا ہے۔ دیگر ماہرین نفسیات جیسے گارڈنر اور اسٹرن برگ کا ماننا ہے کہ ذہین فرد خود کو صرف ماحول کے مطابق ہی نہیں بناتا ہے بلکہ عملی طور پر اس میں ترمیم کرتا ہے یا اس کو ایک شکل بھی دیتا ہے۔ آپ ذہانت کے تصور اور اس کے ارتقا کو سمجھنے کے قابل ہوجائیں گے جب ہم ذہانت کے کچھ اہم نظریات کی تشریح کریں گے۔

© NCERT not to be republished

2019-20

سرگرمی 1.1

ذہین اشخاص کی صفات کی دریافت

1. آپ کے ہم جماعت ساتھیوں میں سب سے زیادہ ذہین کون ہے ؟ اس کے بارے میں آپ اپنے دل میں سوچیے۔ اور اس شخص کی تعریف چند الفاظ یاجملوں میں تحریر کیجیے۔
2. اپنے قریبی ماحول میں ان تین دیگر اشخاص کے بارے میں سوچیے جنھیں آپ ذہین سمجھتے ہیں اور ہر ایک کی صفت پر چند الفاظ یاجملے تحریر کیجیے۔
3. جو کچھ آپ نے اندراج نمبر 1 میں لکھا ہے ،اس کے حوالہ سے نئے اضافہ کے بارے میں فیصلہ کیجیے۔
4. ان جملہ صفات کی جنھیں آپ ذہین کرداروں کا اظہار کرنے والا مانتے ہیں ،ایک فہرست تیار کیجیے۔ان صفات کا استعمال کرتے ہوئے ایک تعریف وضع کرنے کی کوشش کیجیے۔
5. اپنی رپورٹ پر اپنے ہم جماعت طلبا اور اساتذہ کے ساتھ بحث کیجیے۔
6. محققین نے ذہانت کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اس کا موازنہ اس کے ساتھ کیجیے۔

ذہانت کے نظریات

ماہرین نفسیات نے ذہانت کے بہت سے نظریات تجویز کیے ہیں۔ ان نظریات کو وسیع طور پر یا تو پیمائشی نفسیات یا ساختی طرز نظر کی نمائندگی کرنے والے یا ایک ترتیب معلومات طرز نظر میں زمرہ بند کیا گیا ہے۔

پیمائشی نفسیات کا نظریہ ذہانت کو قابلیتوں کے ایک مجموعہ کے طور پر سمجھتا ہے۔ یہ فرد کی کارگذاری کو وقوفی قابلیتوں کے واحد اشاریہ کے معنی میں وضاحت کرتا ہے۔ دوسری جانب ترتیب معلومات نظریہ ان عملوں کی وضاحت کرتا ہے جن کا استعمال لوگ دانشورانہ استدلال اور مسائل کے حل میں کرتے ہیں۔ اس طرز نظر کا خاص زور اس بات پر ہے کہ ذہین شخص کیسے فعل انجام دیتا ہے۔ ذہانت کی ساخت یا اس میں پائے جانے والے ابعاد پر مرکوز ہونے کے بجائے ترتیب معلومات اور طرز فکر ذہین کردار میں ملنے والے وقوفی وظائف کے مطالعہ پر زور دیتا ہے۔ ان طرز فکر کے چند نمائندہ نظریات کی تشریح کریں گے۔

ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ الفریڈ بینے پہلے ماہر نفسیات تھے جنھوں نے ذہانت کے تصور کو ذہنی عملیات کے معنوں میں باضابطہ تشکیل دینے کی کوشش کی۔ اس سے قبل ذہانت کے بارے میں خیال کی وضاحت مختلف ثقافتی روایات میں دستیاب فلسفیانہ مقولوں میں عمومی طریقہ پر کی گئی ہے۔ بینے کا ذہانت کا نظریہ قدرے آسان تھا کیونکہ یہ ذہین اور کم ذہین افراد کے مابین تفریق کرنے میں ان کی دلچسپی کی وجہ سے ظہور میں آیا ہے۔ اس لیے انھوں نے ذہانت کا نظریہ ذہانت کا واحد یا ایک عامل نظریہ کہلایا۔ اس نظریہ پر بحث اس وقت شروع ہوئی جب ماہرین نفسیات نے بینے کی آزمائش کا استعمال کرتے ہوئے جمع کیے گئے افراد سے حاصل معلومات کا تجزیہ شروع کیا۔

1927 میں چارلس اسپیرمین نے ذہانت کا دوعوامل نظریہ، شماریات کا ایک طریقہ جسے عامل تجزیہ کہتے ہیں کا استعمال کرتے ہوئے دیا۔ انھوں نے واضح کیا کہ ذہانت ایک عام عامل (جی۔ عامل) اور چند مخصوص عوامل (ایس عوامل) پر مشتمل ہوتی ہے۔ جی عامل میں ذہنی کارکردگیاں جو کہ بنیادی ہوتی ہیں اور جملہ کارگزاریوں میں مشترکہ ہوتی ہیں، شامل ہوتی ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ جی۔ عامل کے علاوہ بہت سی مخصوص قابلیتیں بھی ہوتی ہیں۔ یہ سب ان کے ذریعہ بتائے گئے ایس۔ عامل میں ہوتی ہیں۔ بہت عمدہ گلوکار، آرکیٹکٹس ،سائنسدان اور کھلاڑی جی۔ عامل پر اعلیٰ درجے کے ہو سکتے ہیں، لیکن اس کے علاوہ ان کے اندر مخصوص قابلیتیں بھی ہوتی ہیں جو انھیں ان کے اپنے میدانوں میں اعلیٰ اور برتر بناتی ہیں۔ اسپیرمین کے نظریہ کے بعد لوئس تھرسٹن نے اپنا نظریہ پیش کیا۔ انھوں نے ابتدائی ذہنی قابلیتوں کا نظریہ تجویز کیا۔ یہ نظریہ بتاتا ہے کہ ذہانت سات ابتدائی قابلیتوں پر مشتمل ہوتی ہے، ان میں سے ہر ایک دوسری کی بہ نسبت دوسرے سے جدا ہوتی ہے۔ یہ ابتدائی قابلیتیں (i) لفظی قوت فہم (الفاظ، تصورات اور خیالات کے معنی سمجھنا)

© NCERT not to be republished

(ii) حسابی قابلیت عددی اور حسابی مہارتوں میں صحت اور رفتار) (iii) مکانی تعلقات (اشکال اور وضع کی ذہن میں تصویر بنانا) (iv) ادراکی رفتار (تفصیلات کے ادراک میں تیز رفتاری) (v) روانی الفاظ (تیزی اور لچک سے الفاظ کا استعمال) (vi) حافظہ (معلومات کی بازیافت میں صحت) اور استقرائی استدلال (دیے گئے حقائق سے عام قاعدوں کو اخذ کرنا)

آرتھر جینسن نے ذہانت کا ایک مراتبی (مراتب کے لحاظ سے) ماڈل تجویز کیا جس میں قابلیتیں دو سطحوں پر عمل پذیر ہوتی ہیں جنھیں سطح اول اور سطح دوئم کہا جاتا ہے۔ سطح اول انتلافی آموزش ہے جس میں ماحصل کم و بیش ماخل کے مماثل ہے (مثلاً رٹی گئی آموزش اور حافظہ) سطح دوئم جو ادراکی اہلیت کہلاتی ہے میں اعلیٰ درجہ کی مہارتیں شامل ہوتی ہیں کیونکہ وہ ماخل کو تبدیل کر دیتی ہیں جس سے موثر ماحصل پیدا ہو۔

جے . پی گلفورڈ نے ذہانت کا ساخت ماڈل تجویز کیا جو دانش ورانہ خواص کو تین ابعاد : عملیہ ، مواد اور پیداوار میں اصناف بند کرتا ہے۔ جوابی عمل کرنے والا جو بھی کرتا ہے وہی عملیہ ہے ان میں وقوف ، حافظہ درج کرنا ، حافظہ کی برقراری قوت منحرف پیداوار ، منعطف پیداوار اور پیمائش قدر شامل ہے۔ مواد سے مراد مواد یا معلومات کی وہ فطرت ہے جس پر ذہنی عمل انجام دیا گیا ہے ان میں بصارتی ، سماعتی ، اشارتی ، (مثلاً حروف اور اعداد) معنیاتی (جیسے الفاظ) اور کرداری (جیسے لوگوں کے کردار ، رویوں ، ضروریات وغیرہ کے بارے میں معلومات) شامل ہیں۔ پیداوار سے مراد وہ شکل ہے جس میں معلومات پر جوابی عمل کرنے والے شخص کے ذریعہ عمل کیا جاتا ہے۔ پیداوار کی اصناف بندی اکائیوں ، درجات ، تعلقات ، نظام ، قلب ماہیت ، اور دلالت میں کی گئی ہے۔ چونکہ اس درجہ بندی (گلفورڈ 1988) میں 6×5×6 زمرے شامل ہیں۔ اس لیے ماڈل میں 180 خانے شامل ہیں۔ ہر ایک خانہ میں کم از کم ایک عامل یا اہلیت ہونے کی توقع کی گئی ہے ، کچھ خانوں میں ایک سے زیادہ عامل ہو سکتے ہیں ۔ ہر ایک عامل کی وضاحت جملہ تینوں ابعاد کی اصطلاح میں کی گئی ہے۔

اوپر مذکور نظریات ذہین کردار کی تفہیم کے پیمائشی نفسیات کی طرز فکر کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ذہانت تعددی کا نظریہ

ہووارڈ گارڈنر نے تعددی ذہانتوں کا نظریہ تجویز کیا۔ ان کے مطابق ذہانت ایک واحد ہستی نہیں ہے ۔ بلکہ ذہانتوں کی مختلف اقسام کا وجود ہے۔ ان میں سے ہر ذہانت ایک دوسرے سے جدا ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص میں ایک قسم کی ذہانت دیکھنے کو ملتی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ اس میں دوسری اقسام کی ذہانتیں زیادہ یا کم ہوں۔ گارڈنر نے یہ بھی بتایا کہ مختلف اقسام کی ذہانتیں کسی مسئلہ کے حل کے لیے ایک ساتھ مل کر تعامل اور کام کرتی ہیں ۔ گارڈنر نے انتہائی ذہین اشخاص کا مطالعہ کیا جنھوں نے اپنے اپنے میدانوں میں غیر معمولی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور آٹھ اقسام کی ذہانت کی وضاحت کی تھی۔

لسانی: (زبان کے استعمال اور تخلیق میں شامل مہارتیں) یہ اپنی تفکیر اور دوسروں کی تفہیم کے اظہار میں زبان کی روانی اور لچک کے ساتھ استعمال کی صلاحیت ہے ۔ اس ذہانت پر اعلیٰ اشخاص ، لفظ ۔ اسمارٹ ہیں ، یعنی وہ الفاظ کے معنوں کے سمجھنے میں حساس ، واضح ترسیل کرنے والے ہیں اور اپنے دماغ میں لسانی مثال کی تخلیق کر سکتے ہیں ۔ شاعر اور مصنف ذہانت کے اس جز میں بہت مضبوط ہوتے ہیں۔

منطقی ۔ ریاضی: (سائنسی تفکیر اور مسئلہ کے حل کرنے میں مہارتیں) اس قسم کی ذہانت میں اعلیٰ اشخاص منطقی طور پر اور ناقدانہ انداز میں تفکیر کر سکتے ہیں ۔ وہ مجرد استدلال میں مشغول رہتے ہیں اور ریاضی مسائل کے حل کے لیے علامتوں میں جوڑ توڑ کر سکتے ہیں ۔ سائنسداں اور نوبل پرائز حاصل کرنے والے اس جز میں مضبوط ہو سکتے ہیں۔

مکانی: (بصارتی تمثال اور وضع تشکیل کرنے کی مہارتیں) ان سے مراد ان قابلیتوں سے ہے جو ذہنی تمثالات کی تشکیل کرنے ، استعمال کرنے ،

اور قلب ماہیت کرنے میں شامل قابلیتیں ہیں۔اس ذہانت میں اعلیٰ شخص اپنے ذہن میں مکانی دنیا کی بآسانی نمائندگی کر سکتے ہیں۔پائلٹ ،ملاح ، مجسمہ ساز ،پینٹر ،معمار اور سرجن کے اندر مکانی ذہانت اعلیٰ پیمانہ پر ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

موسیقی (موسیقی کے اتار چڑھاؤ، یا تال وسر اور انداز کیلیے حساسیت): یہ موسیقی کے انداز وضع کرنے تخلیق کرنے اور اسے خوش اسلوبی سے انجام دینے کی صلاحیت ہے۔اس ذہانت پر اعلیٰ شخص آوازوں اور ارتعاشات یا جھنکار اور آوازوں کی نئی وضع کی تخلیق میں بہت حساس ہوتے ہیں۔

جسمانی،حس حرکتی: (پورے جسم یا اس کے کچھ حصوں کو لچکیلے اور تخلیقی طور پر استعمال کرنا) اس میں پورے جسم یا اس کے حصوں کو نمائش کرنے یا اشیا کی ساخت اور مسئلہ کے حل کے لیے استعمال شامل ہے۔کھیل کود میں حصہ لینے والے ،رقاص، ایکٹر، کھلاڑی، جمناسٹک کے ماہر اور سرجن کے اندر اس قسم کی ذہانت زیادہ ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

بین شخصی: تحریکوں اور بین شخصی (دوسروں کے کرداروں کے نازک پہلوؤں کی حساسیت) دوسرے لوگوں کی تحریکات، احساسات اور کرداروں کی تفہیم کی مہارت ہے تاکہ دوسروں کے ساتھ آرام سے تعلقات قائم ہوں۔ ماہرین نفسیات ،صلاح کار، سیاستداں ،سماجی کارکنان اور مذہبی رہنماؤں کے اندر بین شخصی ذہانت اعلی پیمانہ پر ہونے کی امید زیادہ ہوتی ہے۔

درون شخصی: (اپنے خود کے احساسات ،محرکات اور خواہشات کی آگہی) اس سے مراد خود کی اندرونی قوتوں اور حدود کا علم ہوتا ہے اور اس علم کا دوسروں کے واسطہ سے موثر طور پر استعمال ہے۔ایسے اشخاص جن کے اندر یہ قابلیت زیادہ ہوتی ہے ۔اپنے تشخص ،انسانی وجود اور زندگی کے معنی کے بارے میں بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں۔فلسفی اور روحانی رہنما اس قسم کی ذہانت کی مثالیں ہیں۔

فطرتیت: (فطری عالم کی خصوصیات کی حساسیت) اس میں فطری عالم کے ساتھ ہمارے تعلقات کی مکمل آگہی شامل ہے۔یہ قدرت کے مختلف انواع کے حس کی شناخت کرنے میں اور فطری عالم میں نازک اور لطیف تفریق کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔شکاریوں، کسانوں، سیاحوں، علم نباتات کے ماہرین، علم حیوانات کے ماہرین اور پرندوں کے مشاہدہ کرنے والے فطرتیت کی ذہانت ہوتی ہے۔

ذہانت کا سہ رخی نظریہ

رابرٹ اسٹرن برگ (1985) نے ذہانت کا سہ رخی نظریہ پیش کیا۔اسٹرن برگ نے ذہانت کو ماحول کو منتخب کرنے ،ترتیب دینے اور تطابق کرنے کی قابلیت

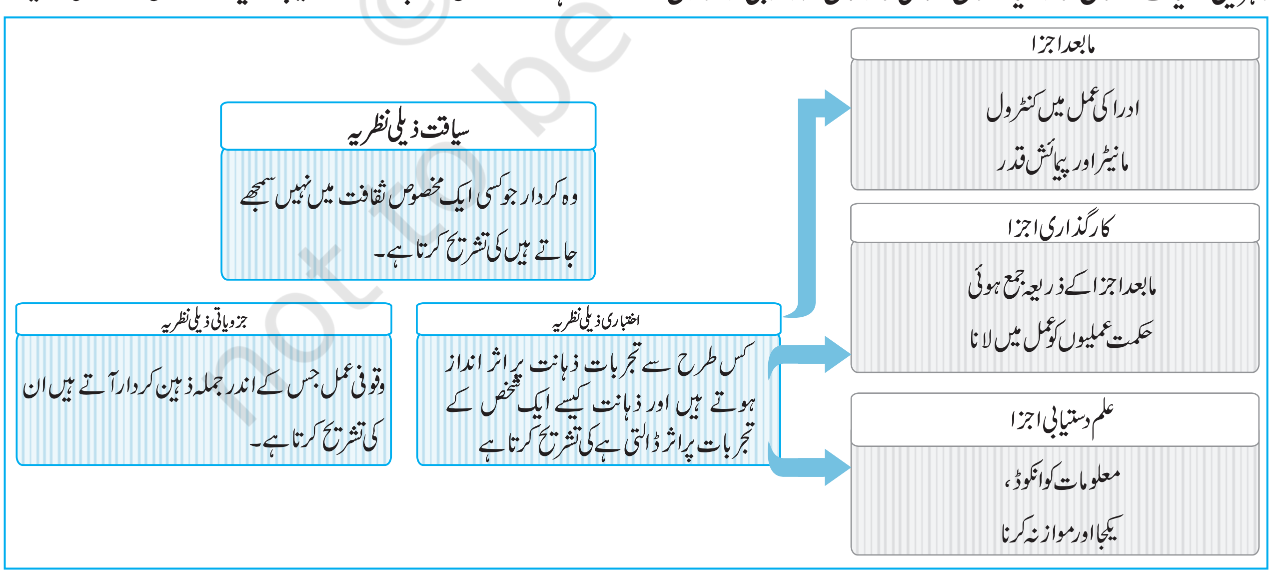

شکل 1.1 ذہانت کے سہ رخی نظریہ کے عناصر

جس سے کہ اپنے مقاصد اوراس کے ساتھ ساتھ اپنے سماج اور ثقافت کی تکمیل ہو سکے، کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق ذہانت کے تین بنیادی اقسام ہیں: جزویاتی، تجرباتی اور سیاقیت، ذہانت کے سہ رخی نظریہ کے عناصر شکل 1.1 میں دکھائے گئے ہیں۔

جزویاتی ذہانت: جزویاتی یا تجزیاتی ذہانت مسائل کے حل کرنے کے لیے معلومات کا تجزیہ ہے۔ اس قابلیت والے اعلیٰ اشخاص تجزیاتی اور ناقدانہ تفکیر کرتے ہیں اور اسکولوں میں کامیاب رہتے ہیں۔ اس ذہانت میں تین جز ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک الگ الگ کام انجام دیتے ہیں۔ اول جز علم کے اکتساب ہونے کا جز ہے جو کہ کاموں کو انجام دینے کے طریقوں کی آموزش اور اکتساب کے لیے ذمہ دار ہے۔ دوئم مابعد ایک ایک اعلیٰ سطحی جزو ہے جس میں کیا کرنا ہے اور کیسے کیا کرنا ہے کے متعلق منصوبہ بندی شامل ہے۔ سوئم کارگذاری جز ہے، جو حقیقی معنوں میں کاموں کو انجام دینے سے متعلق ہے۔

تجرباتی ذہانت: تجرباتی یا تخلیقی ذہانت میں نئے مسائل کو حل کرنے کے لیے سابقہ تجربات کا تخلیقی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تخلیقی کارگزاری میں منعکس ہوتی ہے۔ اس ذہانت میں اعلیٰ اشخاص نئی ایجادات اور دریافتوں کو ممکن بنانے کے لیے مختلف تجربات کو ایک طبع زاد طور پر تقسیم کرتے ہیں۔ وہ فوراً پتہ لگالیتے ہیں کہ دیے گئے حالات میں کون سی معلومات اہم ہیں۔

سرگرمی 1.2

عملی راہ پر

آپ کو ابھی حال ہی میں اسکول/کالج میں داخلہ ملا ہے۔ پورے سال میں آپ کو تین امتحانات دینے ہیں۔ آپ امتحانات میں اچھے نمبر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ درج ذیل افعال میں سے آپ کس فعل میں مشغول ہونا زیادہ پسند کریں گے؟ فعل کے درج ذیل سلسلہ کے مقام کا تعین کیجیے۔ اپنے جواب کا اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے موازنہ کیجیے۔

- درجہ میں پابندی سے حاضر ہونا۔
- ہفتہ وار مباحثہ کے لیے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر مطالعہ گروپ بنانا۔
- درجہ میں تفصیلی نوٹ لکھ لینا۔
- ٹیوٹوریل/کوچنگ سنٹر جوائن کرنا۔
- ہر ایک باب کے لیے تحریری نوٹ تیار کرنا۔
- نصابی کتب کے ابواب کا مکمل مطالعہ کرنا۔
- پچھلے تین سالوں کے سوالات حل کرنا۔
- کلاس ختم ہوجانے کے بعد اپنے استاد سے بات چیت کیجیے۔

سیاقی ذہانت: سیاقی ذہانت یا عملی ذہانت کا تعلق روز مرہ کے پیش آنے والے ماحولیاتی تقاضوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کی قابلیت سے ہوتا ہے۔ اسے اسٹریٹ اسمارٹنیس، یا بزنس سنس، کہا جاسکتا ہے۔ یہ قابلیت اعلیٰ پیمانہ پر رکھنے والے اشخاص اپنے موجودہ ماحول کے ساتھ بہ آسانی رچ بس جاتے ہیں یا موجودہ ماحول کے بجائے زیادہ موافق یا مناسب ماحول کو منتخب کر لیتے ہیں، یا ماحول میں ایسی تبدیلی لے آتے ہیں جو ان کی ضروریات کے لیے موزوں ہو، اس لیے وہ زندگی میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

اسٹرن برگ کا سہ رخی ذہانتی نظریہ ذہانت کی تفہیم کے لیے ترتیب معلومات طرز نظر کی نمائندگی کرتا ہے۔

منصوبہ بندی، توجہ، بیداری، اور ذہانت ہمہ وقتی تواتری ماڈل (پی اے ایس ایس)

جے۔ پی۔ داس، جیک نیلگیری، اور کیربی (1994) نے اس ماڈل کو تیار کیا۔ اس ماڈل کے مطابق دانشورانہ کارکردگی کے اندر تین عصباتی نظاموں کا ایک دوسرے پر منحصر تفاعل شامل ہوتا ہے، جنھیں دماغ کی تفاعلی اکائیاں کہا جاتا ہے۔ یہ اکائیاں بیداری، توجہ، کوڈنگ یا عمل کرنے، اور منصوبہ بندی کے لیے علی الترتیب ذمہ دار ہوتی ہیں۔

بیداری/توجہ: بیداری کی حالت کسی بھی کردار کی بنیاد ہے کیونکہ یہ مہیج پر توجہ مبذول کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ بیداری اور توجہ سے ہی کوئی شخص اس قابل ہوتا ہے کہ معلومات کو پروسس کرے۔ بیداری کی ایک مناسب سطح ہماری توجہ کو کسی مسئلہ کے متعلقہ پہلوؤں پر منعکس کراتی ہے۔ بہت زیادہ یا بہت کم بیداری توجہ میں خلل ڈال سکتی ہے۔ مثال کے طور پر جب آپ کے استاذ نے آپ کو اس آزمائش (جانچ) کے بارے میں بتایا

© NCERT not to be republished

جس کے اہتمام کا وہ منصوبہ بنا رہے ہیں، تو یہ آپ کو مخصوص ابواب پر توجہ دینے کے لیے بیدار کرے گی ۔ بیداری آپ کو مجبور کرے گی کہ آپ اپنی توجہ ابواب کے مواد کے مطالعہ، آموزش اور نظر ثانی پر دیں۔

بیک وقتی متوالی عمل: معلومات کو آپ اپنے عملی نظام میں یا تو ہمہ وقتی طور پر یا پھر کامیابی طور پر منقسم کر سکتے ہیں ۔ ہمہ وقتی عمل اس وقت واقع ہوتا ہے جب آپ مختلف تصورات کے مابین تعلقات کا ادراک کرتے ہیں اور فہم کے لیے انھیں ایک بامعنی وضع میں منقسم کرتے ہیں ۔ مثال کے طور پر، ریوین کی پروگریسو میٹرکس (آر۔ پی ۔ایم) آزمائش میں ایک ڈیزائن دی جاتی ہے جس کا کوئی حصہ ہٹا دیا جاتا ہے۔ دیے ہوئے چھ اختیاری انتخابات میں کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوتا ہے جو ڈیزائن کو عمدہ طور پر مکمل کرے ۔ ہمہ وقتی عمل دی گئی مجرد شکلوں کے مابین تعلق اور معنی سمجھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں ۔متوالی عمل اس وقت واقع ہوتا ہے جب آپ تمام معلومات کو سلسلہ وار یاد کرتے ہیں جس میں ایک بازیافت دوسرے بازیافت کی جانب لے جاتی ہے۔ ہندسوں، حروف اور پہاڑہ وغیرہ کی آموزش متوالی عمل کی عمدہ مثالیں ہیں۔

منصوبہ بندی: یہ ذہانت کی ایک اہم خصوصیت ہے ۔ جب معلومات جمع ہو جاتی ہے اور اس پر عمل کاری بھی ہو جاتی ہے ،تب منصوبہ بندی فعال ہوتی ہے ۔ یہ ہم کو اجازت دیتی ہے کہ ہم فعل کے ممکن طریقوں کی تفکیر کریں، ان کو عملی جامہ پہنا دیں تا کہ ہدف تک پہنچ جائیں اور ان کی اثر انگیزی کی پیمائش کی قدر کریں ۔ اگر کوئی منصوبہ بند کام نہیں کرتا ہے تو متوقع یا مفروضہ کام کی ضرورتوں کے مطابق اس میں ترمیم کرتے ہیں ۔ مثلاً اپنے استاذ کے آزمائش ضمیمہ کو لیجیے ۔ آپ کو مقاصد طے کرنے ہوں گے، مطالعہ کے اوقات کا منصوبہ بنانا ہوگا مسائل کی صورت میں وضاحت کرنی ہوگی اور اگر آپ آزمائش کے لیے دیے گئے ابواب کو یاد نہیں کر پاتے ہیں تو دیگر طریقوں (جیسے زیادہ وقت دینا، کسی دوست کے ساتھ مطالعہ کرنا، وغیرہ) کے بارے میں غور کرنا ہوگا۔

یہ سب پی اے ایس ایس عمل علم بنیاد پر کام کرتے ہیں جن کی یا تو ماحول سے رسمی طور پر (مطالعہ،تحریر، اور اختبار کرنے کے ذریعہ) یا پھر غیر رسمی طور پر نشو ونما ہوتی ہے ۔ یہ عمل نوعیت میں تعاملی اور فعال ہوتے ہیں، تاہم ان میں سے ہر ایک کے اپنے مخصوص تفاعل ہوتے ہیں ۔ داس اور نیلگیری نے آزمائشوں کا ایک مجموعہ بنایا، جسے وقوفی جائزہ نظام (سی اے ایس) کہتے ہیں۔ اس میں لفظی اور غیر لفظی دونوں طرح کے کام شامل ہیں جو بنیادی وقوفی تفاعل کو جن کے بارے میں تصور کیا گیا ہے یہ اسکول کی تعلیم سے مبرا ہوتے ہیں، کی پیمائش کرتے ہیں۔ آزمائشوں کا مجموعہ 5 سے 18 سال کی عمر تک کے لوگوں کے لیے بنائے گئے ہیں ۔ جائزہ کے نتائج کا استعمال آموزش مسائل کے ساتھ بچوں کی وقوفی کمی کی اصلاح کے لیے کیا جا سکتا ہے ۔ یہ نمونہ ذہانت کے معلوماتی طریقہ کار کی نمائندگی کرتا ہے۔

ذہانت میں انفرادی فرق

کچھ لوگ دوسروں سے زیادہ ذہین کیوں ہوتے ہیں؟ یہ ان کے موروثیت کی وجہ سے ہوتا ہے، یا یہ ماحولیاتی عوامل کے اثرات کا نتیجہ ہوتا ہے؟ ان عوامل کے اثرات کے متعلق گیارھویں جماعت میں افراد کے نشو و نما کے باب میں آپ پہلے ہی پڑھ چکے ہیں۔

ذہانت: فطرت اور تربیت کا باہمی عمل

ذہانت پر توارثی اثرات کا ثبوت زیادہ تر جڑواں اور متبنیٰ بچوں کے مطالعہ سے ملتا ہے ایک ساتھ پرورش پائے ہوئے مماثل جڑواں کی ذہانت میں ربط تقریباً 0.90 ہوتا ہے۔ ایسے جڑواں جنھیں بچپن کی ابتدا ہی میں الگ کر دیا گیا تھا ان کی ذہانت، شخصیت اور کرداری خصوصیات میں بھی قابل ذکر مماثلت دیکھنے کو ملی ۔ الگ الگ ماحول میں پرورش یافتہ مماثل جڑواں کی ذہانت میں ربط 0.72 ملا، تو ان جڑواں بھائیوں کی ذہانت میں ربط تقریباً 0.60، اور ان بھائیوں اور بہنوں میں ،جن کی ایک ساتھ پرورش ہوئی تھی ربط تقریباً 0.50 تھا۔ جب کہ سگے بھائی بہن جن کی پرورش الگ الگ ہوئی تھی ان میں ربط 0.25 ملا۔ دوسرے قسم کا ثبوت متبنی بچوں کے مطالعوں سے ملتا ہے، جو یہ بتاتے ہیں کہ بچوں کی ذہانت اپنے متبنی والدین کے مقابلہ میں طبعی یا

2019-20

© NCERT not to be republished

حیاتیاتی والدین سے زیادہ مماثل ہوتی ہے۔

جہاں تک ماحول کے کردار کا تعلق ہے، مطالعوں سے پتا چلا ہے کہ جیسے جیسے بچوں کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے ویسے ویسے ان کی ذہانت ان کے متبنّی والدین کے زیادہ قریب ہوتی جاتی ہے۔ ناموافق صورت حال گھروں کے بچے جب ایسے کنبوں کے ذریعہ متبنّی بنالیے جاتے ہیں جن کی سماجی اور اقتصادی حیثیت اونچی ہوتی ہے تو ان کی ذہانت کی سطح میں بہت زیادہ اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ماحولیاتی محرومی ذہانت کو کم کرتی ہے جب کہ بھرپور تغذیہ، اچھے کنبہ کا پس منظر اور عمدہ اسکولی تعلیم ذہانت میں اضافہ کرتی ہے۔ ماہرین نفسیات عام طور پر اس بات سے متفق ہیں کہ ذہانت توارث (فطرت) اور ماحول (تربیت) کے ایک پیچیدہ تعامل کا نتیجہ ہے۔ توارث کے بارے میں سب سے عمدہ نقطۂ نظر یہ ہوسکتا ہے کہ یہ کچھ ایسی شے ہے جو کہ ایک حیطہ تیار کرتی ہے جس کے اندر کسی فرد کی نشونما ماحول سے ملی پشت پناہی اور مواقع کے ذریعہ حقیقی معنوں میں متشکل ہوتی ہے۔

ذہانت کا جائزہ

1905 میں الفریڈ بینے اور تھیوڈور سائمن نے ذہانت کی رسمی طور پر پیائش کی اولین کامیاب کوشش کی۔ 1908 میں جب پیمانہ کی نظر ثانی ہوئی تو انھوں نے ذہنی عمر کا تصور پیش کیا جو اس عمر کے گروپ کے لوگوں کے تناسب میں کسی شخص کی ذہانتی نشوونما کی ایک پیمائش ہوتی ہے۔ 5 برس کی ذہنی عمر کا مطلب ایک ذہانت آزمائش میں کسی بچے کی کارگذاری 5 سال کے گروہ کی اوسط کارگذاری کے مساوی ہوتی ہے۔ طبعی عمر پیدائش سے لے کر حیاتیاتی عمر ہے۔ ایک ذہین بچے کی ذہنی عمر اس کی حقیقی عمر سے زیادہ ہوتی ہے۔ کند ذہن یا غبی کے لیے ذہنی عمر سے کم ہوتی ہے۔ بینے اور سائمن نے پسماندگی کی تعریف ذہنی عمر کے حقیقی عمر سے دو سال کم ہونے کے طور پر کی ہے۔

1912 میں ولیم اسٹرن نے جو ایک جرمن ماہر نفسیات تھے، قدر ذہانت کا تصور پیش کیا۔ آئی کیو یا قدر ذہانت سے مراد ذہنی عمر کو حقیقی عمر سے تقسیم کرنے کے بعد 100 سے ضرب کرنے پر حاصل شدہ عدد سے ہوتا ہے۔

$$\text{قدر ذہانت} = \frac{\text{ذہنی عمر}}{\text{حقیقی عمر}} \times 100$$

اعشاریہ کے نقطہ کو ختم کرنے کے لیے عدد 100 کا استعمال مضروب دہندہ کے طور پر کیا جاتا ہے۔ جب ذہنی عمر حقیقی عمر کے مساوی ہوتی ہے تو قدر ذہانت 100 کے مساوی ہوتی ہے۔ اگر ذہنی عمر حقیقی عمر سے زیادہ ہوتی ہے تو قدر ذہانت 100 سے زیادہ ہوتی ہے، قدر ذہانت 100 سے کم اس وقت ہوتی ہے جب ذہنی عمر حقیقی عمر سے کم ہو۔ مثلاً ایک دس سال کی عمر کے بچہ کی قدر ذہانت جس کی ذہنی عمر 12 سال ہو 120 (100×12/10) ہوگی، جب کہ اسی بچہ کی قدر ذہانت اگر اس کی ذہنی عمر 7 سال ہو تو 70 (100×7/10) ہوگی۔ عمر سے قطع نظر لوگوں کی اوسط قدر ذہانت 100 ہوتی ہے۔

سرگرمی 1.3

'ذہین' اعداد

(قدر ذہانت کا شمار کرنا)

- ایک 14 سال کی عمر کے بچے کی قدر ذہانت معلوم کیجیے، جس کی ذہنی عمر 16 سال ہے۔
- ایک 12 سال کے بچے کی ذہنی عمر معلوم کیجیے جس کی قدر ذہانت 90 ہے۔

آبادی میں قدر ذہانت کے شمار کی اس طرح سے تقسیم ہوتی ہے کہ زیادہ تر لوگوں کے شمارات تقسیم کے حیطہ کے وسط میں آتے ہیں۔ صرف چند لوگوں کے شمارات ہی یا تو بہت زیادہ ہوتے ہیں یا بہت کم۔ قدر ذہانت شمارات کے لیے تکریری استغراق ایک گھنٹی کی شکل کے منحنی سے ملتا جلتا ہوتا ہے جسے نارمل تقسیم خط کہتے ہیں۔ اس طرح کا استغراق اپنے مرکزی قدر جسے اوشوا کہتے ہیں، کے گرد ہم آہنگ ہوتا ہے۔ نارمل خط تقسیم کی شکل میں قدر ذہانت

© NCERT not to be republished

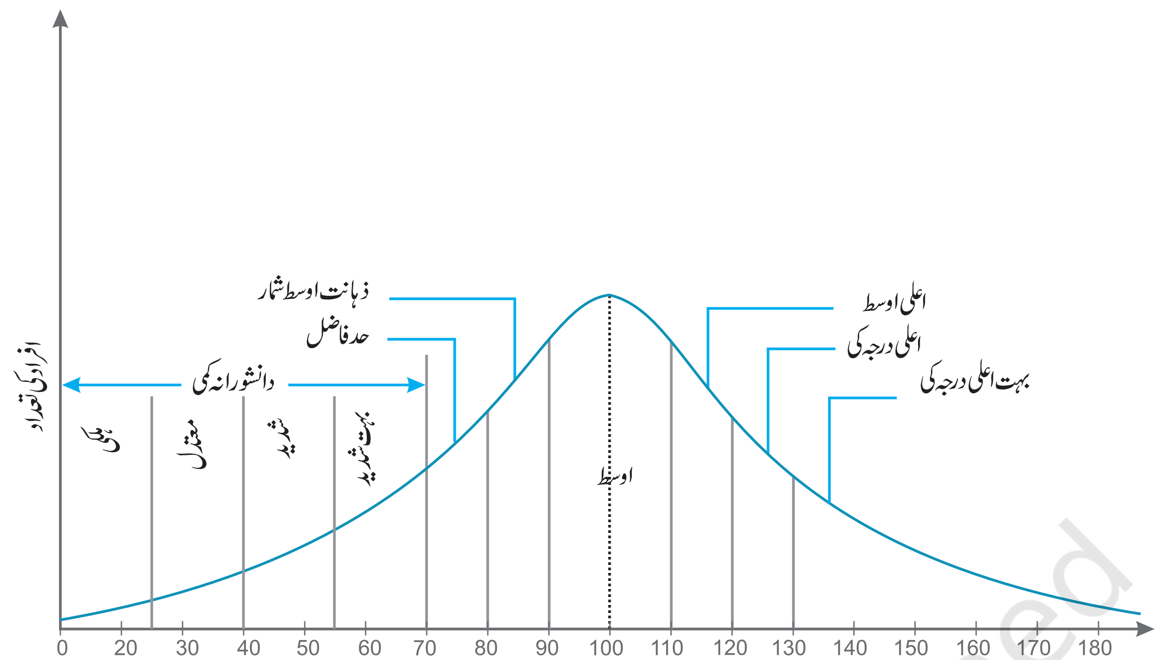

شکل 1.2 اوسط قدر ذہانت

شمارات کا استغراق شکل 1.2 میں دکھایا گیا ہے۔

آبادی میں اوسط قدر ذہانت 100 ہوتی ہے۔ 90-110 کے حیطہ میں قدر ذہانت شمارات والے لوگوں کی ذہانت نارمل ہوتی ہے۔ 70 سے کم قدر ذہانت کے لوگوں کو ابطائے ذہنی ہونے کا شبیہ کہا جاتا ہے جب کہ 130 سے زیادہ قدر ذہانت والے اشخاص مستثنٰی لیاقت رکھنے والے سمجھے جاتے ہیں، کسی شخص کی قدر ذہانت اسکور کی تشریح جدول 1.1 کے حوالہ سے کی جاتی ہے۔

جدول 1.1: قدر ذہانت کی بنیاد پر لوگوں کی زمرہ بندی

قدر ذہانت حیطہ	تشریحی لیبل	آبادی میں فی صد
130 سے اوپر	بہت اعلیٰ درجہ	2.2
120 سے 130	اعلیٰ درجہ	6.7
110-119	اعلیٰ اوسط	16.1
90-109	اوسط	5.1
80-89	ادنیٰ اوسط	16.1
70-79	حد فاصل	6.7
70 سے کم	ذہنی چیلنج شدہ/ابطائے ذہنی	2.2

سبھی لوگوں میں دانشورانہ استعداد یکساں نہیں ہوتی ہے یا کچھ لوگ استثنائی طور پر بہت تیز ہوتے ہیں اور کچھ لوگ اوسط سے کم ہوتے ہیں۔ ذہانت آزمائش کا ایک عملی استعمال ان اشخاص کی شناخت کرنے سے متعلق ہوتا ہے جو دانش ورانہ تفاعل کی انتہا پر ہوتے ہیں۔ اگر آپ جدول 1.1 کا جائزہ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ تقریباً 2 فی صد آبادی کی قدر ذہانت 130 سے زیادہ ہوتی ہے اور اتنے ہی فی صد لوگوں کی قدر ذہانت 70 سے کم ہوتی ہے۔ پہلے گروہ کے اشخاص دانش ورانہ طور پر قابل کہلاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو دوسرے گروہ میں آتے ہیں ذہنی طور پر چیلنج شدہ یا ابطائے ذہنی کہلاتے ہیں۔ یہ دونوں گروہ نارمل آبادی سے اپنی وقوفی، جذباتی اور متحرکی خصوصیات میں بہت زیادہ انحراف کرتے ہیں۔

ذہانت کے تغیرات

دانش ورانہ کمی

ایک طرف تو غیر معمولی طور پر ذہین اور تخلیقی اشخاص ہیں جن کے بارے میں ہم مختصراً ذکر کر چکے ہیں۔ جب کہ دوسری جانب وہ بچے ہیں جنھیں بہت زیادہ سہل مہارتوں کی آموزش میں بھی کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ جو دانش ورانہ کمی ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں، ذہنی طور پر چیلنج شدہ یا ابطائے

© NCERT not to be republished

ذہنی کہلاتے ہیں۔ ایک گروہ کی حیثیت سے ذہنی کمی یا ابطائے ذہنی میں وسیع تغیر پایا جاتا ہے۔ امریکن ایسوسی ایشن نے ذہنی کمی کو نمایاں طور پر ذیلی، اوسط اور عام دانش ورانہ تفاعل جو تطبیقی کردار میں کمی کے ساتھ بیک وقت موجود ہوتا ہے اور نشو ونمائی میعادوں میں ظاہر ہوتا ہے، کے طور پر دیکھا ہے۔ یہ تعریف تین بنیادی خصوصیتوں کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ اول، ذہنی طور پر پسماندہ یا ابطائے ذہنی کے بارے میں فیصلہ اس بنیاد پر کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص خاص طور پر ذیلی اوسط دانش ورانہ تفاعل دکھائے، ایسے اشخاص جن کی قدر ذہانت 70 سے کم ہوتی ہے کو ذیلی۔ اوسط ذہانت رکھنے والا بتایا جاتا ہے۔ دوئم کا تعلق تطبیقی کردار میں کمی سے ہوتا ہے۔ تطبیقی کردار سے مراد کسی شخص کی استعداد کا خود مختار ہونا، اور اپنے ماحول سے متاثر ہو کر برتاؤ کرنا ہے۔ سوئم خصوصیت یہ ہے کہ کمی کا مشاہدہ نشو ونمائی میعاد کے اندر بھی ضروری ہے جو کہ 0 سے 18 سال کے درمیان کی عمر میں ہوتی ہے۔

ایسے افراد جن کی زمرہ بندی ابطائے ذہنی رکھنے والوں کے طور پر کی گئی ہے، اپنی قابلیتوں میں اہم اور معنی خیز تغیر دکھاتے ہیں، جس کا حیطہ ان لوگوں سے جنھیں مخصوص توجہ دے کر تفاعل اور کام سکھایا جا سکتا ہے، سے لے کر ان لوگوں تک جن کی تربیت نہیں کی جا سکتی ہے اور جنھیں اداریاتی دیکھ بھال کی تاعمر ضرورت ہوتی ہے، تک پھیلا ہوتا ہے۔ آپ یہ پہلے بھی جان چکے ہیں کہ آبادی میں اوسط قدر ذہانت 100 ہوتی ہے۔ ان شمارات کا استعمال ذہنی طور پر پسماندہ زمرہ کو سمجھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ پسماندگی کی مختلف سطحیں درج ذیل ہیں۔ ہلکی پسماندگی (قدر ذہانت 55 تا 69)، اعتدال پسندانہ پسماندگی (قدر ذہانت 25 تا 39)، شدید پسماندگی (قدر ذہانت 25-39) بہت زیادہ پسماندگی (قدر ذہانت 25 سے کم) گرچہ ہلکی پسماندگی والے لوگوں کی نشو ونما ان کے ہم عمر ساتھیوں کے مقابلہ میں بطور خاص دھیمی ہوتی ہے پھر بھی وہ لوگ آزادانہ طور پر تفاعل کر سکتے ہیں، اپنے کاموں کو انجام دے سکتے ہیں اور کنبہ کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔ جیسے جیسے پسماندگی کی سطح میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، ویسے ویسے مشکلات بھی زیادہ نمایاں ہوتی جاتی ہیں۔

ہلکی پسماندگی والے لوگ اپنے ہمجولیوں یا ساتھیوں سے لسانی اور حرکی مہارتوں میں پیچھے رہتے ہیں۔ انھیں خود دیکھ ریکھ کرنے کی مہارتوں سہل سماجی اور ترسیل مہارتوں میں تربیت دی جا سکتی ہے۔ انھیں روزمرہ کے کاموں کو انجام دینے کے لیے معتدل درجہ کی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہت زیادہ اور شدید پسماندگی والے افراد میں اپنی زندگی کو منظم کرنے کی قابلیت نہیں ہوتی ہے اور انھیں تاعمر مستقل دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذہنی طور پر پسماندہ چیلنج شدہ لوگوں کی خصوصیات کے بارے میں آپ باب 4 میں مزید مطالعہ کریں گے۔

دانش ورانہ فطینیت (Intellectual Giftedness)

دانش ورانہ طور پر فطین افراد میں ان کی نمایاں صلاحیتوں کی وجہ سے اعلیٰ کارگزاری پائی جاتی ہے فطین افراد کا مطالعہ 1925 میں شروع ہوا۔ جب لیوس ٹرمین نے 1500 بچے جن کی قدر ذہانت 130 یا اس سے زیادہ تھی کی زندگیوں کا مطالعہ کیا اور اس بات کا بغور مشاہدہ کیا کہ کس طرح سے ذہانت پیشہ ورانہ کامیابی اور زندگی کی سازگاری (توافق) سے متعلق ہوتی ہے۔ اگرچہ 'لیاقت' اور 'فطینیت' کی اصطلاحات کا استعمال اکثر ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر ہوتا ہے، لیکن ان سے بالکل الگ الگ چیزیں مراد ہوتی ہیں۔ فطینیت مستثنیٰ طور پر عمومی قابلیت ہے جس کا مظاہرہ وسیع قسم کے میدانوں اور اعلیٰ کارگزاری میں ہوتا ہے۔ لیاقت اس کے مقابلے میں ایک تنگ اصطلاح ہے اور اس سے مراد مخصوص میدانوں (جیسے روحانی، سماجی اور جسمانی کھیل کود وغیرہ) میں نمایاں قابلیت ہوتی ہے اعلیٰ قابلیت کے لوگوں کو کبھی کبھی نجیب الکمال بھی کہا جاتا ہے ماہرین نفسیات نے یہ واضح کیا ہے کہ اساتذہ کے نقطۂ نظر سے فطینیت اعلیٰ قابلیت، اعلیٰ تخلیقیت اور اعلیٰ پیمان سے وابستگی پر منحصر ہوتی ہے۔

فطین بچے دانش ورانہ علامت کا ابتدائی مظاہرہ کرتے ہیں۔ طفولیت اور ابتدائی بچپن میں بھی وہ وسعت توجہ، عمدہ شناخت، حافظہ، نئی اور انوکھی چیزوں کی ترجیح، ماحولیاتی تبدیلیوں کے لیے حساسیت، اور لسانی مہارتوں کا قبل از وقت مظاہرہ کرتے ہیں۔ شاندار کارگزاری کے ساتھ فطینیت کو

© NCERT not to be republished

مساوی درجہ دینا صحیح نہیں ہے۔کھلاڑی جو برتر نفسی کی قابلیت کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ بھی فطین ہوتے ہیں ہر فطین طالب علم کی شخصیت ، خصوصیت اور صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں۔ فطین بچوں کی کچھ اہم خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- ترقی یافتہ منطقی تفکیر ،سوالات کرنا اور مسائل حل کرنے والا کردار
- معلومات کے عمل میں تیز رفتار
- برتر تعلیم اور امتیاز کی قابلیت
- اچھوتی اور تخلیقی تفکیر کی ترقی یافتہ سطح
- ذاتی تحریک اور عزت نفس کی اعلیٰ سطح
- آزادانہ اور غیر تقلیدی تفکیر
- لمبے عرصہ تک کے لیے یگانہ اکادمی کیریئر کے لیے ترجیح

فطین لوگوں کی شناخت کا طریقہ صرف ذہانت کی آزمائش یا کارگزاری کی پیمائش نہیں ہے ۔معلومات کے دیگر بہت سے ذرائع ، جیسے اساتذہ کے فیصلے ،مکتبی تحصیل ریکارڈ ،والدین کے انٹرویو ،ہمجولیوں کی اور خود احتسابی وغیرہ کا بھی استعمال دانش ورانہ جائزہ کے ساتھ ساتھ کیا جا سکتا ہے ۔اپنی بھرپور امکانی قوت تک پہنچنے کے لیے فطین بچوں کو مخصوص توجہ اور مختلف تعلیمی پروگراموں کی ضرورت ہوتی ہے یہ باضابطہ درجات میں عام بچوں کو دی جانے والی توجہ اور پروگراموں سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ ان میں زندگی کو بہتر بنانے کے پروگرام شامل ہو سکتے ہیں جو تخلیقی تفکیر ،منصوبہ بندی ، فیصلہ لینے اور ترسیل میں بچوں کی مہارتوں کو اور تیز کر سکتی ہیں۔

ذہانتی آزمائشوں کی اقسام

ذہانتی آزمائش مختلف قسم کی ہوتی ہیں ۔اپنے انتظام کے طریقۂ کار کی بنا پر انھیں انفرادی اور اجتماعی آزمائشوں میں زمرہ بند کیا جا سکتا ہے۔ان کی درجہ بندی استعمال ہوئے مدات کی بنیاد پر یا تو لفظی یا پھر کارگزاری آزمائشوں کے طور پر بھی کیا جا سکتا ہے۔کوئی ذہانتی آزمائش کس حد تک ایک ثقافت کے مقابلہ میں دوسری ثقافت کی پاسداری کرتی ہے اس کی بنیاد پر انھیں ثقافتی منصفانہ اور ثقافتی جانبدار کہا جا سکتا ہے۔آپ کسی آزمائش کا انتخاب اپنے استعمال کے مقصد کی بنیاد پر کر سکتے ہیں۔

انفرادی اور اجتماعی آزمائشیں

انفرادی آزمائش ایسی آزمائش ہوتی ہے جو ایک وقت میں ایک ہی فرد پر آزمائی جا سکتی ہے جبکہ اجتماعی آزمائش کا استعمال ہمہ وقت بہت سے اشخاص پر کیا جا سکتا ہے۔انفرادی آزمائشوں میں منتظم آزمائش کو معمول کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے اور آزمائشی مدت کے دوران ان کے احساسات ، کیفیت مزاج اور اظہارات کے لیے حساس ہونے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اجتماعی آزمائشوں میں اس کا موقعہ نہیں مل پاتا ہے کہ معمول کے احساسات سے واقف ہو سکیں۔ انفرادی آزمائشیں لوگوں کو یہ اجازت دیتی ہیں کہ جوابات زبانی طور پر ، یا تحریری شکل میں ، یا آزمائش کرنے والے کی ہدایات کے مطابق اشیا میں جوڑ توڑ کر کے دیں۔

اجتماعی آزمائشوں میں عام طور پر تحریری جوابات تعددی انتخاب کی شکل میں دیے جاتے ہیں۔

لفظی ،غیر لفظی یا کارگذاری آزمائشیں

ایک ذہانتی آزمائش مکمل طور پر لفظی ،مکمل طور پر غیر لفظی یا مکمل طور پر کارگذاری پر مبنی ہو سکتی ہے ، یا یہ ہر ایک زمرہ سے مدات کا مرکب ہو سکتی ہے۔ لفظی آزمائشوں میں معمول کو یا تو زبانی طور پر یا پھر تحریری شکل میں لفظی جوابی عمل کی ضرورت ہوتی ہے ۔اس لیے لفظی آزمائشوں کو صرف خواندہ لوگوں پر ہی منظم کیا جا سکتا ہے ۔غیر لفظی آزمائشوں میں تصاویر یا تمثیلوں کا استعمال آزمائشی مدات کے طور پر کیا جاتا ہے۔ ریوین کا پروگریسیو میٹریسنز آزمائش غیر لفظی آزمائش کی ایک مثال ہے۔اس آزمائش میں جس کی آزمائش ہوتی ہے وہ ایک نامکمل وضع کا معائنہ کرتا ہے اور متبادل سے ایک شکل کا انتخاب کرتا ہے جو وضع کو مکمل کر دے۔ ریوین پروگریسیو میٹریسز (آر پی ایم) سے ایک نمونہ ذیل کی شکل 1.3 میں دیا گیا ہے۔

2019-20

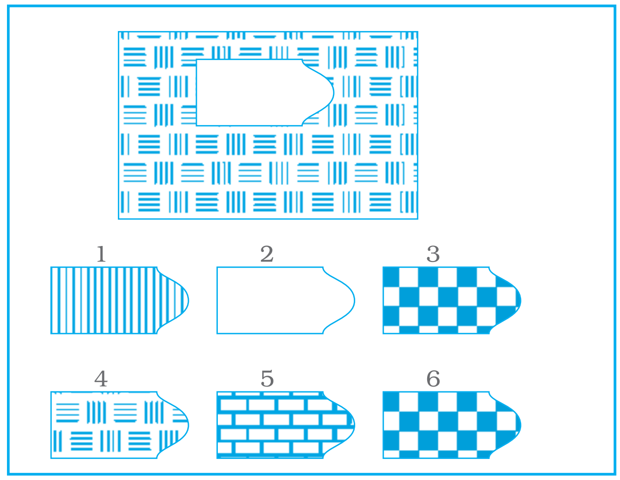

شکل 1.3: ریوین پروگریسیو میٹریسز سے ایک مد

کارگذاری آزمائشوں میں اشیا اور دیگر سامان کو کسی کام کے لیے جوڑ توڑ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مدات کا جواب دینے کے لیے تحریری زبان ضروری نہیں ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر کو (ہ ز) بلاک ڈیزائن آزمائش میں لکڑی کے بہت سے بلاک ہوتے ہیں۔ جس کی آزمائش ہوتی ہے اسے ایک ڈیزائن کو ایک مقررہ مدت کے اندر بنانے کے لیے بلاکوں کو ترتیب دینے کے لیے کہا جاتا ہے۔ کارگذاری آزمائشوں کا ایک مخصوص فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے اشخاص پر بآسانی کی جاسکتی ہے۔

ثقافت۔ غیر جانبدار یا منصفانہ اور ثقافت۔جانبدار آزمائشیں

ذہانتی آزمائشیں ثقافت منصفانہ یا ثقافت جانبدار ہوسکتی ہیں۔ بہت سی ذہانتی آزمائشیں اس ثقافت کے لیے جس میں ان کی نشو ونما ہوئی ہے، ایک جانبداری کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ امریکا اور یوروپ میں تیار کردہ آزمائشیں ایک شہری، اوسط درجہ کے ثقافتی آداب و رسوم کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اس لیے تعلیم یافتہ اوسط درجہ سے تعلق رکھنے والے گورے عامل کی کارگذاری ان آزمائشوں پر عام طور سے عمدہ ہوتی ہے۔ ان آزمائشوں کے مدات ایشیا اور افریقہ کے ثقافتی تناظر کو خاطر میں نہیں لاتے ہیں۔ ان آزمائشوں کے معیارات بھی مغربی ثقافتی گروہوں کے لیے کیے گئے ہیں۔ آپ معیارات کے تصور سے جن کی تشریح گیارھویں جماعت میں کی گئی ہے، پہلے ہی سے واقف ہوں گے۔

کسی ایسی آزمائش کو بنانا تقریباً ناممکن ہے جو تمام ثقافتوں میں مساوی

باکس
1.2

ذہانتی آزمائشوں کے کچھ غلط استعمال

اب تک یہ آموزش کر چکے ہوں گے کہ ذہانتی آزمائشیں بہت سے کارآمد مقاصد جیسے انتخاب، مشورہ، رہنمائی، تجزیہ ذات اور تشخیص میں مدد کرتی ہیں۔ جب تک کہ یہ ایک تربیت یافتہ تفتیش کار کے ذریعہ استعمال نہ کی جائیں۔ اس وقت تک ان کا استعمال ارادتاً یا غیر ارادتاً غلط بھی ہوسکتا ہے۔ غیر تربیت یافتہ سادہ لوح آزمائش کرنے والوں کے ذریعہ ذہانت کی آزمائش کرنے کے کچھ غلط اثرات درج ذیل ہیں۔

- کسی آزمائش پر خراب کارگذاری بچوں کے لیے بدنامی کا داغ ہوسکتی ہے جو ان کی کارگزاری اور خودداری پر مخالف اثر ڈال سکتی ہے۔
- آزمائشیں سماج میں والدین اساتذہ اور بزرگوں سے امتیازی عمل کی دعوت دے سکتی ہیں۔
- طبقہ وسط اور طبقہ اعلیٰ کی آبادی کے حق میں جانبدارانہ آزمائش کے اہتمام کے ذریعہ سے ان بچوں کی قدر ذہانت کا غلط اندازہ لگایا جاسکتا ہے، جو سماج کی ناموافق صورتحال والے طبقوں سے آتے ہیں۔
- ذہانتی آزمائشیں تخلیقی امکانی قوتوں اور ذہانت کے عملی رخ کو اپنی گرفت میں نہیں لیتی ہیں اور زندگی میں کامیابی کے ساتھ ان کا زیادہ تعلق بھی نہیں پایا گیا ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ذہانت ایک امکانی قوت کا عامل ہوسکتا ہے۔

یہ بہتر ہے کہ ذہانت قدر سے متعلق آزمائشوں کے ساتھ وابستہ غلط عمل سے محتاط رہنا چاہیے اور کسی فرد کی طاقت اور کمزوریوں کے تجزیہ میں تربیت یافتہ ماہرین نفسیات کی مدد لی جانی چاہیے۔

© NCERT not to be republished

طور پر بامعنی انداز میں نافذ کی جاسکتی ہے۔ ماہرین نفسیات نے ایسی آزمائشیں بنانے کی کوشش کی جو ثقافت منصفانہ یا ثقافتی طور پر مناسب ہوں، یعنی جو مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف تفریق نہ کرتی ہوں، اس طرح کی آزمائشوں میں مدات کی تشکیل اس طرح کی جاتی ہے کہ وہ تمام ثقافتوں میں مشترکہ تجربات کا جائزہ لیں یا اس طرح کے سوالات حل کرنے ہوتے ہیں جن میں زبان کا استعمال نہ ہو۔ غیر لفظی اور کارگذاری آزمائشیں ثقافتی جانبداری جو کہ لفظی آزمائشوں کے ساتھ عموماً مختلف اور برعکس ہوتی ہیں، کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

ہندوستان میں ذہانتی آزمائش

1930 میں ایس۔ ایم۔ محسن نے ہندی میں ذہانتی آزمائش کی ساخت وضع کرنے کی اولین کوشش کی۔ سی ایچ رائس سے بینے کی آزمائش کو اردو اور پنجابی میں معیار بند کیا۔ اسی وقت مہالینوبس نے بینے کی آزمائش کو بنگلہ میں معیار بند کیا۔ ہندوستانی محققین نے کچھ مغربی آزمائشوں بشمول ریوین پروگریسیو میٹریسز (آر پی ایم)، ویکشلر کا بلوغ ذہانت پیمانہ (ڈبلو اے آئی ایس)، الگزنڈر کا پاس الانگ، کیوبکا منسٹرکشن، اور کوہ زبلاک ڈیزائن کے لیے ہندوستانی معیارات کی نشوونما کی لانگ اور مہتہ نے ایک ذہنی پیمائش کتابچہ تیار کیا جس میں مختلف زبانوں میں دستیاب ہندوستان میں 103 ذہانت کی آزمائشوں کا ذکر ہے۔ اس وقت سے آزمائشوں کی ایک بڑی تعداد کی یا تو نشوونما کی گئی ہے یا مغربی ثقافتوں کے مطابق تیار کی گئیں۔ تعلیمی اور نفسیاتی آزمائشوں کا قومی کتب خانہ (این ایل ای پی ٹی) جو کہ نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی) میں واقع ہے، نے ہندوستانی آزمائشوں کو دستاویز بند کیا ہے۔ ہندوستانی آزمائشوں کی ناقدانہ نظر ثانی کتابچوں کی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔ نفسیاتی آزمائشوں کے قومی کتب خانہ (این ایل ای پی ٹی) نے ذہانت، استعداد، شخصیت، اور شوق یا دلچسپی کے میدان میں کتابچے شائع کیے ہیں۔ جدول 1.2 میں ہندوستان میں بنائی گئی کچھ آزمائشوں کی فہرست دی گئی ہے ان سب کارگذاری آزمائشوں میں بھاٹیہ کی بیٹری سب سے زیادہ مقبول ہے۔

جدول 1.2 ہندوستان میں تیار کردہ کچھ آزمائشیں

لفظی	کارگذاری
• ادے شنکر کی ذہانت کی سی آئی ای لفظی اجتماعی آزمائش	• ذہانت کی سی آئی ای اجتماعی آزمائش
• ایس جلوٹا کی عمومی ذہنی قابلیت کی اجتماعی آزمائش	• کارگذاری آزمائشوں کی بھاٹیہ کی بیٹری
• پریاگ مہتہ کی ذہانت کی اجتماعی آزمائش	• پرمیلا پاٹھک کی ڈرا۔اے۔مین آزمائش
• ایس۔ایم۔محسن کی ذہانت کی دی بہار آزمائش	• رام گنگا سوامی کے ذریعہ ویکشلر بلوغ
• بیورو آف سائیکولوجی، الہ آباد کی ذہانت کی اجتماعی آزمائش	• کارگزاری ذہانت پیمانہ کا تطابق
• کلشر بستھ کے ذریعہ اسٹین فورڈ۔ بینے آزمائش کا ہندوستانی تطابق	
• ایم۔سی۔جوشی کی ہندی میں عمومی ذہنی قابلیت کی آزمائش	

ثقافت اور ذہانت

ذہانت کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ افراد کو اپنے ماحول سے مطابقت پیدا کرنے میں مدد کرتی ہے۔ ثقافتی ماحول ذہانت کی نشوونما کے لیے ایک سیاق مہیا کرتا ہے۔ وائی گوٹسکی نے، جو ایک روسی ماہر نفسیات ہے، یہ دلیل پیش کی ہے کہ ثقافت ایک سماجی سیاق یا پس منظر مہیا کرتا ہے جس کے اندر لوگ رہتے ہیں، نمو پاتے ہیں اور اپنے اردگرد کی دنیا کو سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، تکنیکی

© NCERT not to be republished

طور پر کم نشو ونما پائے سماجوں میں لوگوں کو ایک دوسرے سے متعلق کرنے میں سماجی اور جذباتی مہارتوں کی قدر کی جاتی ہے، فیصلہ اور استدلال کی قابلیتوں پر مبنی شخصی تحصیل کو ذہانت کا نمائندہ تصور کیا جاتا ہے۔

اس سے پہلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ ثقافت رسم ورواج عقائد، رویوں، ادب اور آرٹ میں تحصیل کا ایک اجتماعی نظام ہے۔ کسی شخص کی ذہانت ان ثقافتی حدود کے ذریعہ تبدیل ہوتی ہے۔ نظریہ پیش کرنے والے بہت سے لوگوں نے ذہانت کو ثقافتی پس منظر کا خیال کیے بغیر فرد کی صفت مخصوص کے طور پر مانا ہے۔ ثقافت کی منفرد خصوصیات نے اب ذہانت کے نظریات میں کچھ مقام حاصل کیا ہے۔ اسٹرن برگ کے سیاقی یا عملی ذہانت کے خیال سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ذہانت ثقافت کی ایک پیداوار ہے۔ وائی گوٹسکی بھی یہ مانتے ہیں کہ ثقافت کی بھی افراد کی طرح، اپنی ایک خود کی زندگی ہوتی ہے، ان میں نمو ہوتا ہے اور تبدیلی بھی ہوتی ہے، اور عمل کاری میں تصریح ہوتی ہے کہ کامیاب دانش ورانہ نشو ونما کا آخری نتیجہ کیا ہوگا۔ ان کے مطابق، ابتدائی ذہنی تفاعل (جیسے، چلانا، ماں کی آواز پر توجہ دینا، بو کے لیے حساسیت، چلنا اور دوڑنا) عالمی ہیں۔ لیکن وہ اسلوب جس میں اعلیٰ ذہنی تفاعل جیسے مسئلہ کو حل کرنا اور سوچنا کام کرتے ہیں زیادہ تر ثقافت کی پیداوار ہوتے ہیں۔

تکنیکی طور پر ترقی یافتہ سماجوں میں بچوں کی پرورش کے ایسے طریقے اپنائے جاتے ہیں جو بچوں میں تعمیم اور تجرید کی مہارتوں، رفتار، کم سے کم حرکات، اور ذہنی جوڑ توڑ کو افزائش کرنے والی ہوتی ہیں۔ یہ سماج ایک قسم کے کردار کو تقویت دیتے ہیں جسے ہم تکنیکی ذہانت کہہ سکتے ہیں۔ ان سماجوں میں اشخاص توجہ، مشاہدہ، تجزیہ، کارگذاری، رفتار اور تحصیل شناخت رخ میں اچھی طرح سے ماہر ہوتے ہیں۔ مغربی ثقافتوں میں نشو ونما پائے ذہانتی آزمائشوں میں کسی فرد میں پائی جانے والے ان مہارتوں کا خیال بخوبی رکھا گیا ہے۔

بہت سے ایشیائی اور افریقی سماجوں میں تکنیکی ذہانت کی قدر اتنی زیادہ نہیں ہوتی ہے۔ غیر مغربی ثقافتوں میں ذہین افعال خیال کی جانے والی کیفیتیں اور مہارتیں بالکل مختلف ہوتی ہیں۔۔ اگر چہ یہ حدود مغربی ثقافتوں کے اثر سے دھیرے دھیرے ختم ہو رہی ہیں۔ غیر مغربی تقاضوں میں سماج میں دوسروں سے تعلق بنانے کی مہارتیں بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ کچھ غیر مغربی تقاضوں میں انعکاس ذات اور اجتماعی شناخت رخ کو شخصی تحصیل اور انفرادی شناخت رخ کے مقابلہ میں زیادہ قدر دی جاتی ہے۔

ہندوستانی روایت میں ذہانت

تکنیکی ذہانت کے برعکس ہندوستانی ثقافت میں ذہانت کو کلی ذہانت کہا جاتا ہے جس میں سماجی اور عالمی ماحول کے ساتھ رابطہ پر زور دیا جاتا ہے۔ ہندوستانی مفکروں نے ذہانت کو کلی تناظر میں دیکھا جہاں وقوفی اور غیر وقوفی عمل کاریوں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ان کے ارتباط پر مساوی توجہ دی گئی ہے۔

سنسکرت لفظ 'بدّھی' جس کا استعمال اکثر ذہانت کی نمائندگی کے لیے کیا جاتا ہے ذہانت کی مغربی تصور کے مقابلہ میں بہت زیادہ سادی ہے۔ جے پی داس کے مطابق بدّھی میں وقوفی اہلیت جیسے، علم، امتیاز اور تفہیم کے ساتھ ساتھ اس طرح کی مہارتیں جیسے ذہنی جدوجہد، تعین شدہ فعل، احساسات اور رائے شامل ہوتی ہیں۔ دیگر امور میں بدّھی ضمیر پر مبنی اپنی خود کی ذات کا عمل، ارادہ اور خواہش ہے۔ اس طرح سے بدّھی کے خیال کے اندر ایک مضبوط وقوفی جز کے علاوہ ایک تاثراتی اور محرکی جز بھی شامل ہوتا ہے۔ مغربی نقطۂ نظر جو بنیادی طور پر وقوفی پیرامیٹر پر مرکوز ہے، اس سے الگ مندرجہ ذیل اہلیتوں کی شناخت ہندوستانی روایت میں ذہانت کے رخوں کے طور پر کی گئی ہے۔

- **وقوفی استعداد** (سیاق، تفہیم، امتیاز، حل مسئلہ، اور تاثراتی ترسیل کی حساسیت)
- **سماجی اہلیت** (سماجی نظم کے لیے احترام، بزرگوں، چھوٹوں اور ضرورت مندوں کے لیے ذمہ دار ہونا، دوسروں کے بارے میں تشویش، دوسروں کے تناظر کی شناخت کرنا)
- **جذباتی اہلیت** (انضباط نفس اور جذبات کی خود نگرانی، ایمانداری شائستگی، عمدہ برتاؤ اور تعین ذات)
- **تجارتی اہلیت** (ذمہ داری، مستقل مزاجی، صبر، سخت محنت، چوکسی اور مقصودی کردار)

2019-20

جذباتی ذہانت

جذباتی ذہانت کے خیال نے ذہانت کے تصور کو دانش ورانہ دائرہ کار کی دسترس سے باہر کر کے اور وسیع کر دیا ہے اور یہ مانا جاتا ہے کہ ذہانت میں جذبات بھی شامل ہوتے ہیں۔ آپ یہ نوٹ کر سکتے ہیں کہ یہ ہندوستانی روایت میں ذہانت کے تصور پر مبنی ہے۔ جذباتی ذہانت مہارتوں کا ایک مجموعہ ہے جس کی بنیاد میں صحیح صحیح اندازہ، اظہار اور جذبات کا انضباط ہوتا ہے۔ یہ ذہانت کا احساسی رخ ہے۔ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے صرف اعلیٰ قدر ذہانت اور متعلمانہ ریکارڈ ہی کافی نہیں ہیں۔ آپ ایسے بہت سے لوگوں کو دیکھ سکتے ہیں جو علمی طور پر بہت ذہین ہوتے ہیں لیکن اپنی ذاتی زندگی میں ناکام رہتے ہیں۔ انھیں اپنے کنبوں میں، کام کرنے کے مقام پر اور آپسی تعلقات میں مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان میں کیا کمی ہوتی ہے؟ کچھ ماہرین نفسیات کا یقین ہے کہ ان کی پریشانیوں کا منبع جذباتی ذہانت کی کمی ہوسکتی ہے۔ اس تصور کو سب سے پہلے سیلووی اور میئر نے دیا جنھوں نے جذباتی ذہانت کو اپنے خود کے جذبات کی نگرانی کرنے، ان کے مابین امتیاز کرنے، اپنی تفکیر اور افعال کی رہنمائی کی معلومات کو استعمال کرنے کی قابلیت کے طور پر سمجھا ہے۔ جذباتی قدر (آی کیو) کا استعمال جذباتی ذہانت کے اظہار کے لیے اس طرح کیا جاتا ہے جیسے قدر ذہانت (آئی کیو) کا استعمال ذہانت کے استعمال کے لیے کیا جاتا ہے۔

آسان اصطلاح میں، جذباتی ذہانت سے مراد جذباتی اطلاعات کی عمل کاری صحیح طور پر اور کارگر انداز میں کرنا ہے۔ ایسے اشخاص کی خصوصیات کو جاننے کے لیے جو جذباتی ذہانت کے معاملے میں بلند ہوتے ہیں۔ باکس 1.2 کا مطالعہ کیجیے۔

ماہرین تعلیمات کی توجہ جذباتی ذہانت پر خارجی دنیا کے چیلنجوں اور دباؤں سے متاثر طلبا کے ساتھ برتاؤ کرنے کے لیے بڑھتی جارہی ہے۔ ایسے پروگراموں سے جن کا مقصد طلبا کی جذباتی ذہانت کی افزائش کرنا ہوتا ہے، ان کے علمی تحصیل پر فائدہ مند اثرات ملے ہیں۔ ان سے امداد باہمی کرداروں کی حوصلہ افزائی اور ان کی سماج دشمن کارکردگی میں کمی ہوئی ہے۔ یہ پروگرام طلبا کو کلاس روم سے باہر کی دنیا کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرنے میں زیادہ کارگر ثابت ہوتے ہیں۔

مخصوص قابلیتیں

استعداد: نوعیت اور پیمائش

اب تک آپ لوگ ذہانت کے بارے میں کافی معلومات حاصل کر چکے ہیں۔ آپ یہ بازیافت کر سکتے ہیں کہ ذہانتی آزمائشیں عمومی ذہنی قابلیتوں کا جائزہ لیتی ہیں۔ استعداد سے مراد کارکردگی کے کسی مخصوص میدان میں مخصوص قابلیتیں ہوتی ہیں۔ یہ ان خصوصیات کا ایک مجموعہ ہوتی ہیں جو کسی فرد کی تربیت کے بعد کچھ مخصوص معلومات یا مہارت حاصل کرنے کی صلاحیت کو بتاتی ہیں۔ ہم کچھ منتخب شدہ آزمائشوں کی مدد سے استعداد کا جائزہ لیتے ہیں۔ استعداد کا علم کسی فرد کی مستقبل کی کارگذاری کی پیشین گوئی کرنے میں ہماری

باکس 1.2

جذباتی طور پر ذہین اشخاص کی خصوصیات

- اپنے احساسات اور جذبات کا ادراک کرنا اور حساس ہونا
- دوسروں میں جذبات کی مختلف اقسام کو ان کی زبانِ جسم، آواز اور لہجہ، اور چہرہ کے اظہارات کو دیکھ کر ادراک کرنا اور حساس ہونا۔
- اپنے جذبات کا اپنے خیالات سے تعلق قائم کرنا جس سے کہ آپ مسائل کے حل اور فیصلہ لینے میں ان پر بھی غور کریں اور ان کی مدد لیں۔
- اپنے جذبات کی نوعیت اور شدت کے طاقتور اثر کو سمجھنا۔
- ہم آہنگی اور امن وسکون حاصل کرنے کے لیے خود اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ کے وقت اپنے جذبات اور ان کے اظہارات کو کنٹرول کرنا۔

2019-20

مدد کرتا ہے۔

ذہانت کے جائزہ کے وقت ماہرین نفسیات نے دیکھا کہ یکساں ذہانت والے لوگ بھی مخصوص معلومات یا مہارت کو حاصل کرنے میں وسیع پیمانے پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ آپ اپنی کلاس میں مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کچھ ایسے مخصوص میدان ہیں جن میں ذہین طالب علم اچھا نہیں کر پاتے ہیں۔ ریاضی میں آپ کو ایک پریشانی ہے، آپ مدد کے لیے امن کی جانب متوجہ ہوتے ہیں، اور ادب میں اسی طرح کی مشکلات کا سامنا کرنے پر آپ زید سے مشورہ لیتے ہیں۔ آپ شبنم سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ سالانہ فنکشن میں وہ گانا گائے، اور اپنی موٹر سائیکل میں کوئی خرابی آنے پر آپ جان کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔ یہی مخصوص مہارتیں اور قابلیتیں ہی استعداد کہلاتی ہیں۔ مناسب تربیت کے ساتھ اس استعداد میں قابل ذکر طور پر اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

کسی مخصوص میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ایک شخص میں استعداد اور دلچسپی دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ دلچسپی کسی مخصوص کارکردگی کے لیے ایک ترجیح ہے، استعداد کارکردگی کو انجام دینے کی امکانی قوت ہے کسی شخص کو کسی مخصوص کام یا کارکردگی میں دلچسپی ہو سکتی ہے، جب کہ اس کے اندر اس کے لیے استعداد نہ ہو۔ اسی طرح سے ایک شخص کے اندر کسی کام کو انجام دینے کے لیے امکانی قوت ہو سکتی ہے۔ لیکن اسے کرنے میں اس کی دلچسپی نہ ہو۔ ان دونوں حالات میں نتیجہ تسلی بخش نہیں ہوگا۔ ایک طالب علم جس کے اندر میکینیکل استعداد بہت زیادہ ہے اور اسے انجینئر نگ میں بہت زیادہ دلچسپی بھی ہے، وہ ایک کامیاب میکینیکل انجینئر بن سکتا ہے۔

استعداد آزمائش دو شکلوں میں دستیاب ہیں: جداگانہ (متخصص) استعداد آزمائشیں اور تعددی (تعمیمی) استعداد آزمائشیں۔ کلرکی استعداد، میکینکل استعداد، عددی تفوق استعداد اور ٹائپنگ استعداد، جداگانہ استعداد آزمائشیں ہیں۔ تعددی استعداد آزمائشیں مجموعوں (بیٹری) کی شکل میں ہوتی ہیں جو بہت سے علیحدہ لیکن متجانس میدانوں میں استعداد کی پیمائش کرتی ہیں۔ تفرقی استعداد آزمائش مجموعہ (ڈی اے ٹی) اور عام استعداد آزمائش مجموعہ (جی۔اے۔ٹی۔بی) اور فوجی خدمات پیشہ ورانہ آزمائش مجموعہ (اے ایس وی اے بی) کافی مشہور استعداد آزمائش مجموعے ہیں۔ ان میں سے ڈی اے ٹی تعلمی پس منظر میں سب سے زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ 8 جداگانہ ذیلی آزمائشوں پر مشتمل ہے۔ (i) لفظی استدلال، (ii) عددی استدلال، (iii) مجرد استدلال (iv) کلرکی رفتار اور صحت (v) میکینکی استدلال، (vi) امکانی تعلق، (vii) ہجے اور (viii) لسانی استعمال۔ جے ایم اوجھا نے ڈی اے ٹی کو ہندوستانی زبان میں ڈھالنے کا کام کیا۔ سائنٹفک، متعلمانہ، تدریسی استعدادوں کی پیمائش کے لیے دیگر بہت سی استعداد آزمائشوں کی نشوونما ہندوستان میں ہو چکی ہے۔

تخلیقیت

گذشتہ ابواب میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ نفسیاتی صفات جیسے ذہانت، استعداد، شخصیت وغیرہ وغیرہ میں تغیرات ہوتے ہیں۔ یہاں آپ یہ دیکھیں گے کہ افراد کے اندر تخلیقیت کے لیے امکانی قوت، اور طریقہ جس میں تخلیقیت ظہور پذیر ہوتی ہے، کے ضمن میں اختلافات ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ بہت اعلیٰ طور پر تخلیقی ہوتے ہیں جب کہ دوسرے اتنے تخلیقی نہیں ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ تخلیقیت کا اظہار تحریروں میں جب کہ دیگر افراد رقص، موسیقی، نظم گوئی سائنس وغیرہ میں کرتے ہیں۔ تخلیقیت کے مظاہر کا مشاہدہ کسی مسئلہ کے انوکھے حل، کسی نظم کے لکھنے کی اختراع، پینٹنگ، نئے کیمیائی عمل کاری، قانون کی ایک تبدیلی، کسی بیماری کی روک تھام میں ملی کامیابی وغیرہ میں کر سکتے ہیں۔ اختلاف کے باوجود ان سب میں ایک مشترکہ جزو یہ ہے کہ کسی نئی یا انوکھی چیز کی تخلیق ہوتی ہے۔ ہم عام طور سے تخلیقیت کے متعلق تخلیقی اشخاص جیسے ٹیگور، آئنسٹائن، سی وی رمن اور راما انوجن وغیرہ جنھوں نے مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں ان کی اصطلاح میں سوچتے ہیں۔ حال کے سالوں میں تخلیقیت کے بارے میں ہماری تفہیم وسیع ہوئی ہے۔ تخلیقیت صرف چند منتخب لوگ۔ آرٹسٹ، سائنسداں، شاعر اور موجد تک محدود نہیں ہے۔ ایک عام فرد بھی تخلیقی ہو سکتا ہے جو کہ آسان پیشوں جیسے برتن بنانے، بڑھئی گیری کرنے، کھانا بنانے وغیرہ میں مشغول رہتا ہے تاہم جیسا کہ یہ بتایا جا چکا ہے کہ وہ لوگ تخلیق کی اس سطح پر کام نہیں کررہے ہیں جس پر ایک مشہور سائنسداں یا مصنف کام کرتا ہے۔ اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ افراد سطح اور میدان جس میں وہ تخلیقیت کا اظہار کرتے ہیں، اس کی اصطلاح میں یکساں نہیں ہوتے ہیں اور

© NCERT not to be republished

یہ کہ وہ سب یکساں سطح پر کام نہیں کرتے ہیں ۔ آئنسٹائن کا اصول اضافیت تخلیقیت کی سب سے اعلیٰ سطح کی ایک مثال ہے جس میں نئے خیالات، حقائق ،نظریہ یا ایک شئے کو یکجا کیا گیا ہے۔ تخلیقیت کی ایک دوسری سطح وہ ہے جس میں پہلے سے ہی استوار چیزوں میں ترمیم کرنا، نئے تناظر میں چیزوں کو لکھنا، یا نئے استعمال دریافت کرنا شامل ہے۔

تخصیصی مضامین بتاتے ہیں کہ بچے اپنے تخیل کی نشوونما اپنے بچپن کے ابتدائی سالوں سے ہی شروع کردیتے ہیں لیکن تخلیقیت کا اظہار زیادہ تر جسمانی کارکردگی اور غیر لفظی طریقوں سے کرتے ہیں۔ جب لسانی اور دانش ورانہ تفاعل مکمل طور پر نشوونما پا چکے ہوتے ہیں اور علم کا ذخیرہ بھی مناسب طور پر دستیاب رہتا ہے تب تخلیقیت کا اظہار لفظی طور پر بھی ہونے لگتا ہے۔ وہ لوگ جو اپنی تخلیقیت میں ممتاز ہوتے ہیں، وہ اس جہت کے بارے میں جس میں ان کی تخلیقیت ہوتی ہے اپنی خود کی منتخب شدہ کارکردگیوں کے ذریعہ ایک اشارہ دے سکتے ہیں ۔ تاہم کچھ صورتوں میں انھیں مواقع فراہم کرنے کی ضرورت بھی ہوتی ہے تا کہ وہ اپنی تخلیقیت کی پوشیدہ امکانی قوتوں کا اظہار کرسکیں۔

تخلیقیت کے لیے امکانی قوت میں تغیرات کی تشریح ہم کیسے کرسکتے ہیں ؟ دیگر ذہنی اور جسمانی خصوصیات کی طرح ان تغیرات کو بھی توارث اور ماحول کے پیچیدہ تعامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اس پر سبھی لوگوں کا اتفاق ہے کہ تخلیقیت توارث اور ماحول دونوں کے ذریعہ متعین ہوتی ہے ۔ تخلیقی امکانی قوت کی حدیں توارث کے ذریعہ مقرر کی جاتی ہیں ۔ ماحولیاتی عوامل تخلیقیت کی نشوونما کو تیج کرتے ہیں ۔ تخلیقی امکانی قوت کتنی، کب اور کس مخصوص شکل اور جہت میں حاصل کی جاسکتی ہے اس کا تعین زیادہ تر ماحولیاتی عوامل جیسے تحریکات، پہچان وابستگی، فیملی سپورٹ ، ہمجولیوں کے اثرات ، ترتیب کے مواقع وغیرہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ حالانکہ تربیت کی کوئی بھی مقدار کسی اوسط شخص کو ٹیگور اور شیکسپیر وغیرہ کی سطح تک نہیں بدل سکتی ہے ۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ہر ایک فرد اپنی تخلیقی امکانی قوت کو اس کی موجودہ سطح سے آگے بڑھا سکتا ہے۔ اس سیاق میں آپ پہلے ہی درجہ 11 میں تخلیقیت میں اضافہ کرنے کی حکمت عملیوں کے بارے میں مطالعہ کر چکے ہیں۔

تخلیقیت اور ذہانت

تخلیقیت میں تغیرات کی تفہیم حاصل کرنے میں ایک اہم بحث کا موضوع ذہانت کے ساتھ تخلیقیت کا تعلق رہا ہے۔

ہم ایک درجہ میں دو طلبا کی مثال لیتے ہیں ۔ سنیتا کو اس کے اساتذہ ایک بہت عمدہ طالب علم سمجھتے ہیں ۔ وہ اپنے کام وقت پر انجام دیتی ہے ۔ اپنے درجہ میں سب سے اعلیٰ گریڈ حاصل کرتی ہے لکچر کو بغور سنتی ہے، جلدی اور بآسانی سمجھ لیتی ہے، صحیح بتا دیتی ہے، لیکن ایسے خیالات کا اظہار بہت کم کرتی ہے جو اس کے اپنے ذاتی ہوں ۔ ریتا ایک دوسری طالب علم ہے جو اپنے مطالعوں میں بالکل اوسط ہے اور مستقل طور پر اس نے اعلیٰ گریڈ حاصل نہیں کیے ہیں۔ وہ اپنے طور پر آموزش کرنے کو ترجیح دیتی ہے۔ وہ اپنے گھر پر والدہ کی مدد کرنے کے نئے طریقے ایجاد کرتی ہے اور اپنے کام اور تفویضوں (سائنس) کو انجام دینے کے لیے نئے نئے طریقوں کو اختیار کرتی ہے ۔ سنیتا کو ہم زیادہ نہیں سمجھ سکتے ہیں جب کہ ریتا کو زیادہ تخلیقی مان سکتے ہیں ۔ اس طرح سے کوئی شخص جس کے اندر آموزش کی قابلیت تیز ہو اور اسے بالکل صحیح طور پر پیدا کرسکے، اسے تخلیقی ہونے کے مقابلہ میں ذہین سمجھا جاسکتا ہے جب تک وہ آموزش کرنے اور کاموں کو انجام دینے کے نئے طریقوں کی اختراع نہ کرے۔

1920 میں ٹرمین نے پایا کہ اعلیٰ قدر ذہانت کے لوگ ضروری نہیں ہے کہ تخلیقی بھی ہوں ۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دیکھا کہ تخلیقی خیالات ایسے اشخاص سے بھی آسکتے ہیں جو قدر ذہانت پر بہت اعلیٰ نہ ہوں۔ دیگر محققین نے یہ دکھایا کہ یہاں تک کہ ان لوگوں نے بھی جن کی شناخت فطین کے طور پر کی گئی تھی اور اپنی پوری بلوغی زندگی میں اس کا اتباع کیا، کسی میدان میں تخلیقیت کے لیے مشہور نہیں ہوسکے۔ محققین نے یہ بھی دیکھا کہ بہت زیادہ ذہین بچے اور اوسط ذہانت والے بچوں میں تخلیقیت ، اعلیٰ اور ادنی دونوں طرح کی ہوسکتی ہے ۔ اس طرح سے ایک ہی شخص ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ تخلیقی بھی ہوسکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی ذہین شخص رسمی معنوں میں تخلیقی بھی ضرور ہو۔ اس لیے ذہانت خود کی ذات سے تخلیقیت کی ضمانت نہیں دیتی ہے۔

محققین نے تخلیقیت اور ذہانت کے مابین مثبت ربط یا تعلق پایا ہے۔ تمام طرح کے تخلیقی افعال کے اندر معلومات کو حاصل کرنے، کچھ قابلیت،

2019-20

چیزوں کو سمجھنے، اسے برقرار رکھنے اور وقت ضرورت اسے بازیافت کرنے کی صلاحیت شامل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر تخلیقی مصنف کو زبان کے ساتھ حسن سلوک کے لیے پختگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آرٹسٹ کو اس اثر کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے جو پینٹنگ کی مخصوص تکنیک کے استعمال سے پیدا ہوگی، اسی طرح ایک سائنسداں کو سبب کو سمجھنے کے قابل ہونا چاہیے، وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے تخلیقیت کے لیے ذہانت کی ایک مخصوص سطح کا ہونا ضروری ہے، لیکن اس سب کے بعد ذہانت کا تخلیقیت کے ساتھ عمدہ ربط نہیں ہوتا ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ تخلیقیت کی بہت سی شکلیں اور امتزاج ہو سکتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے اندر دانش ورانہ صفات زیادہ ہو سکتی ہیں۔ دوسروں کے اندر تخلیقیت سے وابستہ صفات زیادہ ہو سکتی ہیں۔ لیکن کسی تخلیقی شخص کی صفات کیا ہوتی ہیں؟ آپ شاید ان صفات پر جو ہر قسم کے تخلیقی اشخاص میں مشترکہ طور پر ہوتی ہیں۔ بحث کرنا پسند کریں گے۔

تخلیقیت آزمائشیں ذہانت کے برعکس تخلیقیت کے لیے امکانی قوت کی اصطلاح میں تغیرات کا جائزہ لینے کے لیے وجود میں آئیں۔

زیادہ تر تخلیقیت آزمائشوں کی ایک عمومی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ کھلے اختتام والی ہوتی ہیں۔ وہ آزمائش دینے والے شخص کو اجازت دیتی ہیں کہ وہ سوالات یا مسائل کے مختلف جوابات کو اپنے تجربات کی اصطلاح میں سوچے۔ اس سے فرد کو مختلف جہتوں میں جانے میں مدد ملتی ہے۔ تخلیقیت آزمائشوں میں سوالات یا مسائل کے مخصوص یا تصریح شدہ جوابات نہیں ہوتے ہیں۔ اس لیے اپنے تخیل کو استعمال کرنے اور طبع زاد طور پر ظاہر کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔ تخلیقی آزمائشوں میں کثیر جہت فکر شامل ہوتی ہے اور اس طرح کی قابلیتوں جیسے مختلف قسم کے خیالات پیدا کرنے کی قابلیت، یعنی خیالات عام سوچ سے الگ ہوں، ظاہری طور پر غیر متعلقہ اشیا میں نئے تعلقات کو دیکھنے کی قابلیت، اسباب اور نتائج کا اندازہ لگانے کی قابلیت، کسی نئے سیاق میں اشیا کو رکھنے کی قابلیت وغیرہ کا جائزہ لیتی ہیں۔ یہ ذہانتی آزمائشوں کے برعکس ہے کیوں کہ اس میں زیادہ تر یکجہتی شامل ہوتی ہے۔ ذہانت کی آزمائش میں شخص کو مسئلہ کا صحیح حل نکالنے کی فکر ہوتی ہے اور قابلیتیں جیسے حافظہ، استدلال، درستگی، ادراکی قابلیت، واضح تفکیر کے جائزہ پر توجہ دی جاتی ہے۔ بے ساختگی، اپج اور تخیل کے مواقع کم ہوتے ہیں۔

چونکہ تخلیقیت کے اظہارات مختلف ہوتے ہیں۔ اس لیے آزمائشوں کی نشوونما بھی مختلف ہیجان جیسے الفاظ، اشکال، فعل اور آوازوں کا استعمال کر کے کی گئی ہے۔ یہ آزمائشیں کچھ عمومی تخلیقی تفکیر کی قابلیتیں جیسے کسی دیے گئے موضوع یا موقف پر مختلف قسم کے خیالات کی تفکیر کی قابلیت، اشیا مسائل یا موقعوں کو دیکھنے کے متبادل طریقے، اسباب اور نتائج کا اندازہ یا تخمینہ، عام اشیا کے استعمال اور اصلاح یا بہتری کے غیر معمولی خیالات، غیر معمولی سوالات پوچھنا، وغیرہ، کی پیمائش کرتی ہیں۔ کچھ تفتیش کاروں نے مختلف میدان جیسے ادبی تخلیقیت، سائنسی تخلیقیت، ریاضی تخلیقیت وغیرہ میں تخلیقیت کی آزمائشوں کی نشوونما کی ہے جن میں گلفورڈ، ٹورس، کھیتنا، ویلائیں گان پر میش، باقر مہدی اور پاسی کے نام آتے ہیں۔ ہر ایک آزمائش اس ایک معیار بند طریقۂ کار مینوئل کا ایک مکمل سیٹ، تشریح اور رہنمائی شامل ہوتی ہے۔ ان کا استعمال نظم و نسق اور آزمائشی کی تشریح میں جامع تربیت کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔

کلیدی اصطلاحات

استعداد، استعداد آزمائشیں، مطالعہ، معاملہ، وقوفی جائزہ نظام، جزویاتی ذہانت، سیاقی ذہانت، تخلیقیت، جذباتی ذہانت، ثقافت منصفانہ آزمائش، تجرباتی ذہانت، جی عامل، انفرادی تفرق، دانش ورانہ فطینت، ذہانتی آزمائشیں، قدر ذہانت (آئی کیو)، دلچسپی، انٹرویو، ذہنی عمر (ایم اے) ابطائے ذہنی، مشاہداتی طریقہ، منصوبہ بندی، نفسیاتی آزمائشیں، ہمہ وقتی عمل کاری، موقفیت، متوالی عمل کاری، اقدار

2019-20

خلاصہ

- اپنی جسمانی اور نفسیاتی خصوصیات میں افراد مختلف ہوتے ہیں۔انفرادی تفریق سے مراد لوگوں کی خصوصیات اور کردار کی وضع میں تغیرات اور امتیازات ہے ۔
- شخصی صفات کی بہت سی اقسام جیسے ذہانت ،استعداد،دلچسپیاں،شخصیت ،اور اقدار کا جائزہ لیا جاسکتا ہے ۔ماہرین نفسیات ان صفات کا جائزہ ،انٹرویو، مطالعہ معاملہ، مشاہدات، خود کی رپورٹ کے ذریعہ لیتے ہیں۔
- اصطلاح ذہانت سے مراد کسی فرد کی دنیا کی تفہیم کی صلاحیت ،عقلی طور پر فکر کرنے ،اور زندگی کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے وسائل کے موثر استعمال سے ہے ۔ دانش ورانہ نشوونما توارثی عمل (فطرت) اور ماحولیاتی (تربیت) کے پیچیدہ باہمی عمل کا نتیجہ ہوتی ہے ۔
- ذہانت کا پیمائشی نفسیات طرز نظریات کو قابلیتوں کے مجموعہ کے طور پر جن کا اظہار مقداری اصطلاح جیسے قدر ذہانت میں کیا جائے، مطالعہ کرنے پرزور دیتا ہے ۔تربیت معلومات طرز نظر کی نمائندگی کرنے والے حال کے نظریات جیسے اسٹرن برگ کا سہ رخی نظریہ اور داس کاد پی اے ایس ایس (پاس) ماڈل ذہین کردار میں موجود عمل کاریوں کی تشریح کرتے ہیں ۔ہووارڈ گارڈنر یہ بتاتا ہے کہ ذہانت کی آٹھ مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔
- ذہانت کا جائزہ خاص طور پر ڈیزائن کی گئی آزمائشوں کی مدد سے کیا جاتا ہے ۔ذہانتی آزمائشیں لفظی یا کارگزاری قسم کی ہو سکتی ہیں؛نظم ونسق انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر کیا جاسکتا ہے؛اور ثقافتی طور پر جانبدار یا ثقافتی طور پر منصفانہ ہو سکتی ہیں ۔ذہانت کے دو انتہائی سروں پر دانش ورانہ کمی والے افراد اور دانش ورانہ طور پر فطین ہوسکتے ہیں ۔
- ثقافت دانش ورانہ نشوونما کے لیے ایک سیاق مہیا کرتی ہے ۔مغربی ثقافت میں تجزیہ ،کارگزاری رفتار، اور تحصیل شناخت رخ پر مبنی ،تکنیکی ذہانت ،کو تقویت دیتی ہے ،اس کے برعکس غیر مغربی ثقافت میں انعکاس ذات ،سماجی اور جذباتی اہلیت ذہین کردار کی علامت کے طور پر اہمیت دیتی ہیں۔ہندوستانی ثقافت مکمل ذہانت کوتقویت دیتی ہے ،جو لوگوں کے ساتھ اور وسیع سماجی دنیا کے ساتھ مربوط ہونے پر زور دیتی ہے ۔
- جذباتی ذہانت میں ادراک کرنے اور اپنے ودوسروں کے احساسات اور جذبات کو قابو میں رکھنے کی قابلیت، خود کو متحرک کرنے اور اپنی اضطراری تحریکوں کو روکنے اور بین شخصی تعلقات کو موثر انداز میں نمٹنے کی قابلیت شامل ہیں۔
- استعداد سے مراد کسی فرد کی کچھ مخصوص مہارتوں کوحاصل کرنے کے لیے امکانی قوت ہوتی ہے ۔استعداد آزمائشیں پیشین گوئی کرتی ہیں کہ اگر مناسب تربیت اور ماحول دیاجائے تو کوئی فرد کیا کرنے کے قابل ہوگا۔
- تخلیقیت ،خیالات، اشیا، یا نئے ،مناسب اور کار آمد مسائل کے حل کی تخلیق کی قابلیت ہے ۔تخلیقیت میں ذہانت کی ایک مقررہ سطح کا ہونا ضروری ہے، لیکن ذہانت کی ایک اعلیٰ سطح اس بات کی ضامن نہیں ہوتی ہے کہ کوئی شخص یقینی طور پر تخلیقی ہوگا۔

اعادہ کے سوالات

1۔ ماہرین نفسیات نے ذہانت کی تعریف اور خاصیت کیسے کی ہے؟

2۔ ہماری ذہانت کسی حد تک وراثت (فطرت) اور ماحول (تربیت) کا نتیجہ ہے؟ بحث کیجیے۔

3۔ گارڈنر کے ذریعہ شناخت کی گئی تعددی ذہانتوں کی تشریح مختصر طور پر کیجیے۔

4۔ سہ رخی نظریہ کسی طرح سے ذہانت کی تفہیم میں مدد کرتا ہے؟

5۔ ''کسی دانش ورانہ کارکردگی میں تین عصباتی نظاموں کا آزادانہ تفاعل شامل ہوتا ہے'' پاس (پی اے ایس ایس) ماڈل کے حوالہ سے اس کی تشریح کیجیے۔

6۔ کیا ذہانت کی تصورگری میں ثقافتی اختلافات ہیں؟

7۔ قدر ذہانت کیا ہے؟ ماہرین نفسیات نے لوگوں کو ان کی قدر ذہانت شماروں کی بنیاد پر زمرہ بند کیسے کیا ہے؟

8۔ ذہانت کی لفظی اور کارگزاری آزمائشوں کے مابین آپ کس طرح تفریق کر سکتے ہیں؟

9۔ سبھی افراد یکساں دانش ورانہ صلاحیت نہیں رکھتے ہیں۔ افراد اپنی دانش ورانہ قابلیت میں کس طرح مختلف ہوتے ہیں؟ تشریح کیجیے۔

10۔ قدر ذہانت (آئی کیو) اور قدر جذباتی (ای کیو) دونوں میں سے کس کا تعلق آپ کے خیال میں زندگی میں کامیابی سے زیادہ ہے اور کیوں؟

11۔ استعداد، دلچسپی اور ذہانت سے مختلف کیسے ہے؟ استعداد کی پیائش کیسے کی جاتی ہے؟

12۔ تخلیقیت کا تعلق ذہانت سے کیسے ہے؟

پروجیکٹ کی تجاویز

1. اپنے پڑوس میں 5 اشخاص کا مشاہدہ اور انٹرویو دیکھنے کے لیے کیجیے کہ مخصوص نفسیاتی صفات کی اصطلاح میں وہ کیسے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ سبھی پانچوں میدانوں پر مشتمل ہو۔ ہر ایک شخص کا نفسیاتی نقشہ شخصیت تیار کیجیے اور موازنہ کیجیے۔

2. پانچ پیشوں کا انتخاب کیجیے اور ان پیشوں میں لوگوں کے ذریعہ کیے گئے کاموں کی نوعیت کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔ کامیاب کارگزاری کے لیے ضروری نفسیاتی صفات کے قسموں کی اصطلاح میں ان پیشوں کا تجزیہ بھی کیجیے۔ ایک رپورٹ لکھیے۔

ویب لنکس

http://www.indiana.edu/~intell/anastasi.shtml

http://www.chiron.valdosta.edu/whuitt/col/cogsys/intell.html

http://www.humandimensions.org/emotion.htm

http://www.emotionaliq.com/Gdefault.htm

http://edweb.gsn.org/edref.mi.intro.html

http://www.talentsmart.com

http://www.kent.ac.uk/career/psychotests.com

© NCERT not to be republished

تعلیماتی اشارات

1. موضوع کے تعارف کے لیے استاد نفسیاتی تصور جیسے ذہانت ،شخصیت، استعداد، اقدار وغیرہ پر ایک بحث کا آغاز کر سکتے ہیں۔اس سے ان تصوروں کی کسی ایک واحد، کلی تشریح کر پانے میں ہوئی دقت کا پتہ چل جائے گا۔
2. باب میں مذکور مختلف نفسیاتی صفات کو متعارف کرنے میں استاد کو چاہیے کہ طلبا کے تجربات سے استفادہ حاصل کرے۔
3. مختلف آزمائشوں کے کچھ نمونے (جو استاد کے ذریعہ جمع کیے گئے ہوں) طلبا کے اندر دلچسپی پیدا کرنے کے لیے دیے جا سکتے ہیں۔
4. کارکردگیوں کو مکمل کرنے اور کارکردگیوں کو خود سے یا تو انفرادی طور پر یا گروہوں میں ڈیزائن کرنے کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔ کارکردگیوں کی تکمیل ہو جانے پر طلبا کے ذریعہ کیے گئے مشاہدوں پر کلاس میں بحث کا آغاز کریں۔
5. طلبا کی حوصلہ افزائی تصوروں کو اپنی حقیقی زندگی کے تجربات سے متعلق کرنے پر کی جانی چاہیے۔

© NCERT not to be republished